بے نقاب

مصنفہ

عروبہ عامر

پتہ

@aroobaamirofficial

0322.6301406

aroobaamirsidiqui@gmail.com

دوسری قسط:

انجان رپورٹر

صبح وہ کافی دیر سے بیدار ہوا، گھڑی میں وقت دیکھا تو دس بج رہے تھے، صد شکر کہ آج گریس اس کے سر پر سوار نہیں ہوئی اور وہ چھ گھنٹے کی نیند پوری کر سکا، یہ اپنے آپ میں ایک بڑی فتح تھی۔

کسی چیمپئن کی طرح وہ بستر سے اٹھا، الماری سے کپڑے نکالے اور شاور لینے کی غرض سے واش روم میں گھس گیا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا اور گنگناتے ہوئے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا، آج کافی عرصے بعد وہ خود کو تر و تازہ محسوس کر رہا تھا، آئینے میں اپنا نکھرا عکس دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔

ہینڈسم تو ٹھیک ٹھاک ہوں!'' اپنے آپ پر ایک ستائشی نگاہ ڈالنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل کر ناشتہ بنانے کی غرض سے کچن کی طرف بڑھ گیا۔

یک دم اسے احساس ہوا کہ گھر میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی موجود ہے، ڈھیلی چال اب محتاط انداز میں تبدیل ہوگئی، وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا کچن کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسے دور سے ایک ہیولا دکھائی دیا جس کی پشت جیف کی طرف تھی، وہ ہیولا سلیب پر چڑھ کر بیٹھا ہوا تھا اور سر پر ہوڈی ڈال رکھی تھی جس کے باعث وہ کسی بھی قسم کا اندازہ لگانے سے قاصر تھا، اس کا دل زور سے دھڑکا اور ذہن میں ڈیزی کارنر کا خیال آیا! کیا کوئی اسے بھی قتل کرنے آیا ہے؟

اسی کشمکش کے دوران اسے قریب ہی میز پر رکھا ایک گلدان دکھائی دیا، اس نے آگے بڑھ کر گلدان اٹھایا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس ہیولے کے قریب پہنچا، اس نے گلدان کو مضبوطی کے ساتھ تھاما ہوا تھا۔

گریس کسی خیال کے تحت پلٹی اور اسے دیکھتے ہی زور سے چیخ ماری، وہ اس کی چیخ سے ڈر کر پیچھے ہو گیا اور گلدان اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر جا گرا، چھناکے کی زوردار آواز فضا میں گونجی اور کرچیاں ہر طرف بکھر گئیں۔

ت۔۔۔تم!'' وہ تیز تیز چلتی سانسوں کے درمیان بولا:

تم مجھے مارنا چاہتے تھے جیف!'' اس نے بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، جیسے

اسے بے پناہ صدمہ پہنچا ہو!

مائے گاڈ! تم ہوڈی پہن کر کچن کاؤنٹر پر پشت کئے بیٹھی تھیں تو میں کیسے پہچانتا؟ میں سمجھا کوئی چور ہے۔'' اس نے اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے بمشکل کہا: آج تو گریس نے اس کی جان ہی نکال دی تھی، وہ اس دن کو کوس رہا تھا جب اس نے گریس کو اپنے گھر کی چابی دی تھی۔

تمہیں اتنا نہیں معلوم کہ میرے علاوہ یہاں کون آسکتا ہے؟'' وہ بے حد خفگی سے بولی:

اس بات پر وہ بس آہ ہی بھر سکا تھا۔

واقعی اتنا خوش نصیب کہاں میں!'' وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا، اسی کے ساتھ آگے بڑھ کر ڈسپینسر سے پانی کا گلاس بھرا اور گریس کی طرف بڑھا دیا۔

سوری! کل سے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی میرا پیچھا کر رہا ہو، جیسے کسی کی نظریں میرے ہر قدم پر ہوں!'' وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے آہستگی سے بولا:

اوہ! تو تمہیں بھی ایسا لگ رہا ہے؟'' گریس بھی اس کے قریب کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی، کچھ توقف کے بعد دوبارہ بولی:

شاید ہم دونوں نے چیزوں کو کچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر لیا ہے، کل پہلی بار مجھے اپنے گھر میں اکیلے رہنے پر خوف محسوس ہو رہا تھا، پتہ ہے جیف کل رات میں نے کافی دیر تک ڈیزی کی ڈائری بھی پڑھی!''

اوہ! تو کیا معلوم ہوا تمہیں؟''

اسی کے ساتھ اس نے کافی میکر میں کافی ڈالی اور کاؤنٹر سلیب پر رکھے دو کپ اپنے قریب کئے۔

اپنی منگیتر، جس سے اس کا بریک اپ ہوا تھا، وہ اس سے بے حد محبت کرتا تھا، اس کے بعد اب وہ کسی اور لڑکی پر اعتبار کرنا نہیں چاہتا تھا، اس کی منگیتر سے بریک اپ کی وجہ ڈیزی کا اپنا مزاج تھا، اس کے مزاج میں جاسوسی اور کھوج کی وجہ سے اس کی منگیتر چڑ جایا کرتی تھی، وہ پروٹیکٹو ہونے کی کوشش کرتا تھا اور اسے لگتا تھا کہ وہ اس پر شک کر رہا ہے۔''

وہ ایک ہی سانس میں بول رہی تھی اور وہ بغور سن رہا تھا، ساتھ دونوں کے لئے کافی بنا رہا تھا۔

ڈیزی ایک ایسی شخصیت رکھتا تھا جو ہر ایک پر آسانی سے بھروسہ نہیں کرتا ہے، وہ مکمل جانچ پرتال اور تسلی کے بعد کسی سے بات چیت شروع کرتا تھا اور اس کی یہ عادت DI میں دی جانے والی ٹریننگ کے بعد مزید پختہ ہوگئی تھی، ان دونوں کا بریک اپ اس کی منگیتر جینا کی سہیلی کی وجہ سے ہوا تھا جو ڈیزی کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی، ڈیزی نے اس کی وجہ بھی لکھی ہے کہ اسے محسوس ہوتا تھا جیسے جینا کی سہیلی دوہری شخصیت رکھتی ہے، اس کے چہرے کے تاثرات اس کے الفاظ سے بالکل مختلف تھے، اسے اس لڑکی سے اچھی وائبز نہیں آتی تھیں''

تم نے تو ایک ہی رات میں ڈیزی کو حفظ کرلیا ہے، مجھے تو کبھی ایسے حفظ نہیں کیا۔'' نہ جانے اسے کیوں برا لگا تھا؟

اس وقت اس قاتل تک پہنچنا ہمارا مشن ہے جس کے لئے ڈیزی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا ضروری ہے، تمہیں حفظ کر کے بھلا میں نے کیا کرنا ہے؟'' وہ سنجیدگی سے بولی: اس کی یہ بات جیف کے دل پر لگی!

کاش! مجھے حفظ کرنا بھی ایک ٹاسک ہوتا' وہ صرف دل میں سوچ سکا، کہہ نہ پایا۔

اس ڈائری میں ڈیزی اور اس کی منگیتر کے قصوں کے علاوہ بھی کچھ تھا؟''

اس کے سوال پر گریس چڑ گئی۔

تم چپ کر کے مجھے سنتے کیوں نہیں ہو؟''

شاید پچھلے بیس منٹ سے میں یہی کر رہا ہوں، مجھے وہ بات بتاؤ نا جس سے تمہیں کچھ معلوم ہوا ہو، ان باتوں کو سن کر تو مجھے کچھ خاص فائدہ نظر نہیں آ رہا۔'' وہ کافی کو کپس میں ڈالتے ہوئے بولا:

وہ اس لئے کیونکہ تمہارے پاس عقل نہیں ہے، میں تمہیں یہ سب قصے کیوں سنا رہی ہوں؟ اور میں نے ڈیزی کی ڈائری کیوں پڑھی؟''

جواباً اس نے سوالیہ نگاہوں سے گریس کی طرف دیکھا ''کیوں''؟

جب ہمیں کسی کے بارے میں جاننا ہوتا ہے تو اس کی پوری شخصیت کو اسٹڈی کیا جاتا ہے، جب ہم ڈیزی کے بارے میں مکمل جان لیں گے تبھی کسی نتیجے تک پہنچ سکیں گے اور ان باتوں سے میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ ڈیزی کی فطرت میں شک اور تجسس ہمیشہ سے موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے میرے اور آرتھر کے جانے کے بعد اس ویڈیو کو ریوائنڈ کر کے دیکھا، وہ وہاں رکا نہیں ہوگا بلکہ اس نے مزید کھوجنے کی کوشش کی ہوگی جس سے اسے کوئی بہت بڑا راز معلوم ہو گیا تھا اور وہ راز کسی ویڈیو میں نہیں تھا۔''

گریس کی آخری بات پر وہ چونکا!

کیا مطلب! ویڈیو میں نہیں تھا؟''

دیکھو جیف! اگر کوئی ایسی بڑی بات ہوتی جو ہماری ملٹری یا کوئی ایجنٹ عام لوگوں سے چھپانا چاہتا تو وہ چیز ریکارڈ میں نہیں آتی، میں نے اور آرتھر نے جو ویڈیو دیکھی، اس سے کوئی عام انسان کسی قسم کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا، ڈیزی اگر عام انسان ہوتا تو وہ اس لیول تک کیسے

پہنچتا جس پر میں اور آرتھر پہنچے تھے؟ وہ ایک معمولی سا کنٹرول روم کا ایمپلائی اور ہم سافٹ ویئر انجینئرز! یقیناً اسے کچھ اور معلوم ہوا تھا جو اس ریکارڈنگ سے بھی کافی بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے!''

گریس کی بات پر وہ حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگا!

تم اتنا دماغ کہاں سے لاتی ہو؟''

بس! جو تم استعمال نہیں کرتے وہ میں کر لیتی ہوں۔''اس نے مسکرا کر کہا جس پر وہ چڑ گیا۔

ویسے تمہاری بات میں دم ہے گریس! صرف ریکارڈنگ سے اسے کیا معلوم ہوا ہوگا؟ یقیناً اسے کچھ اور ملا تھا، کچھ ایسا جو اس قابل تھا کہ اسے چھپایا جائے کیونکہ قتل چھوٹی بات پر تو نہیں کیا جاتا، مگر جس نے بھی اسے قتل کیا ہے اس نے بہت برا کیا، اپنے غلط کاموں کو چھپانے کے لئے نہ جانے وہ شخص اب تک کتنے قتل کر چکا ہوگا؟'' جیف گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولا:

اور تم یہ سوچو کہ ہم بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں، وہ شخص اس قدر محتاط ہے کہ اس کی نظر DI کے ایک عام ایمپلائی پر بھی تھی، ہم تو پھر ان کے خاص بندے ہیں۔''

وہ خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے بولی:

گریس! میں اس سچ کا پتہ ہر صورت لگانا چاہتا ہوں، تم ڈرو مت، ہم سب ایک ساتھ مل کر اس پہیلی کو سلجھائیں گے، ڈیزی ایک عام بندہ تھا، ہم عام نہیں ہیں، اگر ہم ان کے لئے کار آمد ہیں تو ہم خطرناک بھی ہو سکتے ہیں!''

وہ مضبوط لہجے میں بولا:

گریس نے تائید میں سر ہلایا اور ہاتھ میں بندھی ریسٹ واچ کی طرف دیکھا:

کافی دیر ہوگئی ہے، آرتھر اور مائیک انتظار کر رہے ہوں گے، ہمیں اب چلنا چاہئے۔''

یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی، کافی کا آخری گھونٹ بھر کے وہ بھی اٹھ گیا، آج کا دن بہت اہمیت رکھتا تھا، اسے مرینہ کے پاس بھی جانا تھا اور مارتھا رپورٹر سے بھی ثبوت نکلوانے تھے۔

☆☆☆☆☆

آج جبریل یونی ورسٹی نہیں آیا تھا، وہ بہت کم ہی چھٹی کیا کرتا تھا، خاص طور پر آج کے دن تو اس کے چھٹی کے چانسز دس فیصد بھی نہیں تھے، آج اسے ایک بہت اہم اسائنمنٹ جمع کروانا تھا جسے وہ پچھلے ایک ہفتے سے تیار کر رہا تھا، روحان جانتا تھا کہ اس اسائنمنٹ سے جبریل کی جی پی اے پر بہت گہرا اثر پڑنے والا تھا اور وہ اس وقت ایک ایک نمبر کے لئے سر توڑ کوششوں میں لگا ہوا تھا، ایسے میں آج کی چھٹی وہ افورڈ ہی نہیں کر سکتا تھا۔

سارا دن وہ جبریل کا فون ملاتا رہا لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا، آخری پیریڈ سے فارغ ہو کر یونی ورسٹی سے باہر نکلا اور ڈرائیور کو گاڑی کا رخ جبریل کے گھر کی طرف موڑنے کو کہا:

پندرہ منٹ کے بعد وہ اس کے گھر کے سامنے موجود تھا، گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے اس نے ڈرائیور کو امی جان کو بتا دینے کی تاکید کی اور جبریل کے گھر کی گھنٹی بجا دی۔

تیسری بیل پر گھر کے ملازم نے دروازہ کھولا، وہ اندر داخل ہوا، اسے سامنے کچن میں کام کرتی فرزانہ آنٹی دکھائی دیں، روحان کو دیکھتے ہی وہ خوشدلی سے اس کی طرف لپکیں، سلام دعا کے دوران اس نے محسوس کیا کہ ان کا چہرہ آج کافی بجھا ہوا ہے۔

سب خیریت تو ہے؟ جبریل تو ٹھیک ہے نا؟'' اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا:

اس سوال پر انہوں نے انتہائی بوجھل انداز میں کہا:

جبریل اور ماہی کی منگنی ٹوٹ گئی ہے، وہ صبح سے اپنے کمرے میں بند ہے، بیٹا! تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ماہی سے کتنا پیار کرتا ہے؟"

اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا!

مگر کیوں؟ ان لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟"

ماہی کے ماں باپ آئے تھے، کافی خفا تھے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں نے جبریل کی تمام حرکتوں پر پردہ ڈالا اور ان سے جھوٹ بولا، ہم نے ان کی بیٹی کو قربانی کا بکرا سمجھ لیا تھا یا پھر جادوگرنی، جو آکر ہمارے بیٹے کو سدھار دے گی!"

وہ سر جھکائے خاموشی سے سن رہا تھا، آج سے ایک ماہ پہلے یہی خیالات اس کے بھی تھے۔

میں نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ جبریل بہت بدل گیا ہے، وہ اب ویسا نہیں رہا مگر انہیں یقین نہیں آیا، ان کے مطابق جب ہم پہلے جھوٹ بول سکتے ہیں تو دوبارہ بھی بول سکتے ہیں، وہ اب ہم سے کسی صورت رشتہ نہیں رکھنا چاہتے، چاہے جبریل اس دنیا کا سب سے نیک انسان ہی کیوں نہ بن جائے! وہ اپنی بیٹی کا رشتہ کہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔"

یہ سب باتیں سن کر اسے بہت افسوس ہو رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ اس وقت جبریل کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی؟ کل رات تک جبریل کس قدر پرامید تھا اور صبح ہوتے ہی اس کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا تھا۔

آپ فکر نہ کریں، ایک دن انہیں یقین آجائے گا کہ جبریل سے بہترین انسان ان کی بیٹی کے لئے کوئی اور ہو ہی نہیں ہوسکتا"

وہ اب انہیں تسلی دے رہا تھا، کچھ دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر

چلا آیا، جبریل کا کمرہ لاک تھا، اس نے دو تین بار دستک دی۔

میں روحان ہوں، دروازہ کھولو یار، مجھے بھی اندر آنے نہیں دو گے؟''

کچھ لمحوں بعد لاک کھلنے کی آواز آئی، وہ دروازے کا ہینڈل گھما کر اندر داخل ہوا، جبریل کھڑکی کے پاس ایک کونے میں پشت کئے بیٹھا تھا، اس کی آنکھیں سوجی ہوئی اور چہرہ اترا ہوا تھا، شاید وہ کافی دیر تک روتا رہا تھا،، اسے اسی قسم کی صورت حال کی توقع تھی، ایک سرد آہ بھر کر وہ دروازہ بند کر کے اس کے قریب چلا آیا۔

تم نے اتنی جلدی ہار مان لی؟ کل تک تو بڑے پر امید تھے!''

اس نے مجھے صفائی کا کوئی موقع ہی نہیں دیا اور منگنی توڑ دی، مجھے لگا تھا کہ وہ مجھے وقت دے گی، کچھ عرصے بعد جب اس کا غصہ اتر جائے گا تو مجھ سے بات کرے گی۔''

وہ بولا تو اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ خود ہی صفائی دے دو، کم از کم تمہیں پچھتاوا نہیں ہو گا لیکن اب میرا مشورہ یہی ہے کہ کچھ عرصہ خاموش رہا جائے، معاملہ اس وقت کافی گرم ہے، کچھ کہنے سننے کا اس پر اثر نہیں ہو گا، ذرا معاملہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس سے بات کرنے کی کوشش کرنا۔''

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا:

کیا بات؟ اور اب کیسی بات؟ منگنی توڑ دی ہے اس نے، اب کچھ باقی نہیں رہا!'' وہ دکھ سے روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

جبریل! اس نے منگنی توڑی ہے اور منگنیاں دوبارہ ہو جاتی ہیں، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، تم اس چیز کو سوچو ہی مت، ابھی وہ سب غصے میں ہیں، کچھ دنوں بعد جب تمہاری فیملی جا کر ان سے بات کرے گی تو وہ سنیں گے بھی، ابھی اس وقت کوئی بھی ایکشن لینے سے

لاوا مزید ابھر کر باہر نکلے گا اور اس کی زد میں تم دونوں کا رشتہ ہی آئے گا۔“

روحان کی بات پر اسے کچھ تسلی ہوئی، وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا، ابھی ماہی نے جذبات میں آ کر رشتہ توڑا ہے مگر رشتہ تو دوبارہ بھی جڑ سکتا ہے، اسے امید نہیں چھوڑنی چاہئے۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ مجھ پر یقین کر لے گی؟“

جبریل نے پر امید نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا، اس لمحے روحان کو اپنے سب سے عزیز دوست کے اوپر بے حد پیار آیا۔

جو اللہ تمہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف نکال کر لانے پر قادر ہے وہی اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ماہی کا دل صاف کر دے، تمہیں پتہ ہے کہ ہم سب انسانوں کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے؟ اور اللہ کے اختیار میں ہے کہ وہ ہمارا دل کسی بھی وقت پھیر دے؟ لیکن اس کے لئے یقین اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے، آپ کو جس انسان سے بھی محبت ہو اسے اللہ سے مانگیں، جب دینا اسی نے ہے تو کسی دوسرے سے کہہ کر کیا فائدہ؟“

وہ سانس لینے کو رکا، جبریل سر جھکائے اسے سن رہا تھا۔

چاہے جتنی بھی مشکلات آئیں، اگر تم ہدایت کے رستے پر چلتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن وہ تمام لوگ تمہارے ساتھ شامل ہو جائیں گے جنہیں اس وقت تم پر یقین نہیں ہے، جب انسان اللہ کو ترجیح دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندوں کو بھی اس کے تابع کر دیتے ہیں۔“

جبریل کی آنکھوں کی چمک دوبارہ لوٹ آئی تھی، اسے ایک نئی امید کی کرن نظر آنے لگی۔

ٹھیک ہے، میں پوری کوشش کروں گا کہ اچھائی کے راستے پر بھی اسی طرح قائم رہ سکوں جیسے برائی پر تھا۔“

شاباش! چلو اٹھو، منہ ہاتھ دو، آنٹی نے اتنا مزے کا کھانا بنایا ہے، میں نے بھی صبح سے کچھ

نہیں کھایا،، کچھ تو دوست کا خیال کر!''

اس کے منانے پر جبریل اٹھ گیا اور فریش ہونے واش روم چلا گیا، روحان نے سکھ کا سانس لیا مگر وہ اندر ہی اندر اس کی ماہی کے لیئے بڑھتی محبت دیکھ کر بے حد پریشان ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ دونوں اس وقت مرینہ کے گھر موجود تھے، ڈی آئی کی بلڈنگ کے نزدیک کئی سوسائٹیز بنی ہوئی تھیں جن میں زیادہ تر گھر ڈی آئی ایمپلائیز کے تھے، انہی میں سے ایک سوسائٹی میں ڈیزی اور مرینہ کا گھر بھی تھا، انہیں آج معلوم ہوا تھا کہ ان کے والد ایک الیکٹریشن تھے اور انہوں نے ڈی آئی کے لیئے کافی کام کیا تھا، یہ گھر ان کے والد نے اپنی زندگی میں بنوایا تھا جسے بعد میں ڈیزی نے مزید رینوویٹ کر کے ایک اچھے کاٹیج کی شکل دے دی تھی۔

میں نے اپنی طرف سے کئی مرتبہ کوشش کی مگر کوئی بھی پاسورڈ درست نہیں ہے، اسی لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ڈیزی کیا پاسورڈ رکھ سکتا ہے، اس کا علم تم سے بہتر کسی کو نہیں ہوسکتا۔''

وہ صوفے پر بیٹھے تھے اور ان کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا، جیف کی بات سن کر وہ سوچ میں پڑ گئی!

یاد رکھنا! اس کوشش کے بعد دوبارہ موقع ہمیں دو گھنٹے بعد ملے گا۔'' جیف نے تاکید کی۔

مجھے اسّی فیصد یقین ہے کہ بھائی پاسورڈ جینا کے نام پر رکھ سکتے ہیں کیونکہ وہ جینا سے بہت پیار کرتے تھے، کیا میں ٹرائی کروں؟'' کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی:

بالکل! اس کی ڈائری پڑھنے کے بعد مجھے بھی یقین ہے کہ یہی پاسورڈ ہوسکتا ہے۔''

گریس نے بھی تائید کی۔

ٹھیک ہے ٹرائی کرتے ہیں۔'' اگلے ہی لمحے مرینہ نے جینا کی اسپیلنگ ٹائپ کی اور اینٹر دبا دیا، کچھ سیکنڈز بعد فائل کھل گئی۔

تھینک گاڈ!'' گریس خوشی سے اچھلی۔

جیف نے آگے بڑھ کر مرینہ کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیا اور تیزی سے اس چپ میں موجود ڈیٹا پر نظر دوڑانے لگا، وہ دونوں بھی لیپ ٹاپ پر جھکی ہوئی تھیں، پندرہ منٹ بعد وہ سر اٹھاتے ہوئے بولا:

اس چپ میں کل چار سو ویڈیوز ہیں اور یہ چار سو ویڈیوز DI کی بلڈنگ کی روزمرہ کی سی سی ٹی وی ریکارڈنگز ہیں، ان میں سے یقیناً ایک ویڈیو وہ ہے جو گریس اور آرتھر نے دیکھی تھی یا جس کی وہ کھوج لگا رہا تھا اور اس نے اسے اس فائل میں محفوظ کر لیا تھا لیکن مجھے اس ایک ویڈیو کو ڈھونڈنے کے لئے ان چار سو ویڈیوز کو دیکھنا پڑے گا۔''

اس کی بات پر گریس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی چھا گئی!

اس کا مطلب، ہمیں کافی وقت لگے گا اس راز تک پہنچنے میں؟'' اس نے جیف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

ہاں! مگر تم فکر مت کرو، میں چند دنوں میں ہی تمام ویڈیوز کھنگال لوں گا۔''

مگر بھائی نے ایسا کیوں کیا؟'' مرینہ نے الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ سوال کیا۔

جہاں تک میرا اندازہ ہے تمہارے بھائی کو یہ علم تھا کہ اسے کوئی قتل کر سکتا ہے، وہ یہ بھی جانتا تھا کہ قتل کرنے کے بعد اس کے گھر کی تلاشی لی جائے گی، اسی لئے اس نے یہ ویڈیو ئی سو ویڈیوز کے درمیان ڈال کر ایک چپ میں محفوظ کر دی کہ اگر کوئی اس چپ تک پہنچ بھی جائے

تو وہ اسے ایک معمولی ایمپلائی کا ڈیٹا سمجھے، وہ واقعی ایک بہترین جاسوس بن سکتا تھا۔'' جیف نے ستائشی انداز میں کہا: گریس بھی ڈیزی سے کافی متاثر دکھائی دے رہی تھی۔

اب ہم چلتے ہیں، ایک بار پھر تمہارا بے حد شکریہ مرینہ!'' اسی کے ساتھ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

آپ لوگوں کو جب بھی میری مدد کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں، مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ کوئی میرے بھائی کو انصاف دلانا چاہتا ہے۔'' وہ فرط جذبات سے بولی:

وہاں سے رخصت ہونے کے بعد وہ دونوں تیز ڈرائیو کر کے واشنگٹن اپنے آفس پہنچے، آفس پہنچ کر انہوں نے تمام صورت حال آرتھر اور مائیک کو بتائی، مائیک نے وہ چپ نکال کر آفس کے کمپیوٹر میں ڈال دی۔

ہم میں سے جو بھی آفس میں موجود رہے گا وہ ان ویڈیوز کو دیکھتا رہے گا۔''

مائیک کا آئیڈیا سب کو پسند آیا تھا، اس طرح محنت ان چاروں میں تقسیم ہو جائے گی اور وقت بھی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔

کسی بھی ویڈیو پر ذرا سا بھی شک ہو تو اسے اس یو ایس بی میں سیو کرتے جانا، میں آخر میں تمام ویڈیوز کو ایک ساتھ دیکھوں گا، کیا پتہ ہمیں ان سب کا کوئی کنیکشن مل جائے؟'' جیف نے مائیک کو یو ایس بی دیتے ہوئے کہا:

کل تم نے مارتھا سے بات کی، کیا کہا اس نے؟'' گریس کو یک دم یاد آیا۔

اس نے ملنے کے لئے اپنے آفس کی لوکیشن بھیجی ہے۔''

مارتھا نے تمہیں اپنے آفس بلوایا ہے؟'' گریس نے حیرت سے پوچھا:

مگر اس نے تمہیں آفس کیوں بلایا، کسی اور جگہ ملنا زیادہ محفوظ نہیں تھا؟'' مائیک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:

ان تمام سوالوں کے جواب میں کیسے دے سکتا ہوں؟ مجھے جانے تو دو پھر سب کچھ خود ہی معلوم ہو جائے گا۔'' وہ چڑ کر بولا:

توتم اس حلیے میں جاؤ گے؟ کوئی پہچان نہیں لے گا؟'' آرتھر نے اس پر ایک نگاہ دوڑانے کے بعد کہا:

نہیں! مجھے اپنا حلیہ تبدیل کر کے جانا ہوگا۔''

یہ تم مجھ پر چھوڑ دو، تمہیں جیف سے چپڑاسی بنانے کا کام میرا ہے۔'' مائیک پرجوش انداز میں کرسی سے اٹھا، جواباً جیف نے اسے گھورا!

شٹ اپ!''

ان دونوں کی نوک جھونک پر گریس اور آرتھر مسکرا دیے۔

☆☆☆☆☆

رات کے دس بج رہے تھے، وہ کام ختم کر کے کتابیں سمیٹنے لگا، صبح صبح یونی ورسٹی میں ہسٹری کی اہم کلاس تھی، امتحانات اب کافی نزدیک آچکے تھے اور کسی بھی وقت ڈیٹ اناؤنس ہونے والی تھی، کتابیں سمیٹ کر وہ دروازے کی طرف بڑھا، زینے اتر کر نیچے آیا جہاں امی جان اس کی منتظر تھیں۔

ہو گئی پڑھائی؟'' اسے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھتا دیکھتے ہوئے پوچھا:

جی بس ابھی ابھی کتابیں رکھ کر اٹھا ہوں۔'' وہ جمائی لیتے ہوئے بولا:

بس کچھ دن بعد میرا بیٹا گریجویٹ ہو جائے گا'' وہ اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں:

جی ان شاءاللہ امی جان!'' وہ دھیما سا مسکرایا۔

دودھ نکال کر رکھا ہے، میں لا کر دیتی ہوں۔''

یہ کہہ کر وہ کچن میں چلی گئیں،، اسے رات کو دودھ پی کر سونے کی عادت بچپن سے ہی تھی، کچھ دیر بعد دودھ کا گلاس لئے باہر آئیں۔

یہ لو بیٹا!'' انہوں نے روحان کی طرف گلاس بڑھایا جسے اس نے شکریہ کہہ کر تھام لیا۔

پڑھائی کے بعد کیا سوچا ہے؟ تمہارے ابو کوئی گورنمنٹ ٹیچر کی جاب دیکھیں؟''

ابھی نہیں! میں ان شاءاللہ جلد بتاؤں گا، ہوسکتا ہے کہ ماسٹرز بھی کرنا پڑے۔'' اس نے امی جان کو ٹالتے ہوئے کہا: وہ ابھی اپنے دماغ میں چلنے والا منصوبہ کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا۔

اسی کے ساتھ اس نے دودھ کا گھونٹ بھرا، اگلے ہی لمحے وہ حیرت سے بولا:

امی! آپ نے پانی ملایا ہے؟''

نہیں بیٹا! آج تک تمہارے دودھ میں پانی کبھی نہیں ملایا، میں جانتی ہوں کہ تمہیں پتلا دودھ بالکل نہیں پسند!''

پھر یہ اتنا پتلا کیوں ہے؟'' وہ تشویش سے بولا:

روحان کی بات پر روزینہ بیگم نے سرد آہ بھری:

بیٹا! دودھ وہی ہے، بس نیت خراب ہوگئی ہے۔''

کیا مطلب؟'' وہ ابھی بھی کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

دودھ والا دن بہ دن پانی کی مقدار میں اضافہ کرتا جا رہا ہے، پہلے تو لوگ ڈر ڈر کر ایسے کام کرتے تھے، حیرت کی بات یہ ہے کہ اب ڈھٹائی کے ساتھ کر رہے ہیں۔'' انہوں نے تاسف سے کہا، جس پر روحان کے دل کو بھی تکلیف پہنچی۔

لیکن یہ تو بہت پرانا دودھ والا ہے، اچھا خاصا کماتا ہے، لوگ اس سے اسی لئے تو دودھ لیتے تھے کہ یہ بے ایمان نہیں ہے۔'' وہ جیسے یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

بیٹا! ہوس، انسان کبھی بھی اس چیز سے خوش نہیں ہوتا جو اس کے پاس موجود ہو، اسے ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کی لالچ ستاتی رہتی ہے، اس چکر میں وہ یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ بے ایمانی سے کمائے گئے پیسے میں برکت نہیں رہتی بلکہ انسان کا ہاتھ پہلے سے بھی زیادہ تنگ ہو جاتا ہے۔''

امی جان کی اس بات سے وہ سو فیصد متفق تھا، بدمزہ دودھ کو اپنے اندر انڈیلتے ہوئے وہ دکھ کے ساتھ اپنے کمرے میں لوٹا، نہ جانے انسان ایسا کیوں کرتے ہیں؟ نہ دوسرے کے پیسے کی پرواہ، نہ کسی کی صحت کی!

بستر پر لیٹنے کے باوجود اسے نیند نہیں آ رہی تھی، شاید وہ دن بہ دن کچھ زیادہ ہی سوچنے لگا تھا، بالآخر وہ تنگ آ کر اٹھا اور اسٹڈی ٹیبل کی طرف آیا، کرسی کھینچ کر بیٹھنے کے بعد اس نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔

ان کی یونی ورسٹی میں ماہانہ میگزین شائع ہوتا تھا جس کے لئے ہر ماہ اسے بھی ایک تحریر لکھ کر دینا ہوتی تھی، آج اس کا دل چاہا کہ وہ سورۃ المطففین کی چند ابتدائی آیتوں پر لکھے جو اس وقت کے حالات کے عین مطابق تھیں۔ آج سے کئی ماہ پہلے پروفیسر اسماعیل نے اس کی تشریح کی تھی جو اس کے دل پر لگی تھی، آج اسی تشریح میں اپنے چند الفاظ مزید شامل کر کے وہ

ایک تحریر لکھنے بیٹھا۔

ویل للمطففین:

خرابی ہے (بربادی ہے) ان لوگوں کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔"

ویل عربی میں ایک ایسا لفظ ہے جو کسی پر شدید لعن طعن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ایک جگہ قیامت کے دن کی منظرکشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قالوا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا" وہ کہیں گے ہائے ہمارے لئے بربادی! کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا" (سورۃ یس: ۵۲)۔

جس دن کفار اور نافرمان لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ قبر کے عذاب کے مقابلے میں قیامت کے دن کا عذاب دیکھ کر کہیں گے کہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے جگا دیا، انہیں اس کے مقابلے میں قبر قدرے آرام دہ جگہ لگ رہی ہوگی حالانکہ اللہ کے نافرمان لوگوں کے لئے قبر کا عذاب بھی کوئی چھوٹا عذاب نہیں ہوگا۔

"ویل" ایک بڑی تباہی اور بربادی کو کہا جاتا ہے اور یہ جہنم کی ایک وادی کا نام بھی ہے ،ویل کے اوپر جو تنوین لگی ہے اس کو لگانے کا مقصد اس لفظ کو مزید ہولناک بنانا ہے، کیونکہ عربی میں تنوین کسی لفظ کو مزید ہائیلائٹ کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہاں کسی چھوٹی تباہی کی بات نہیں ہو رہی ہے۔

لفظ مطفف نکلا ہے طففا سے، ہر وہ شخص جو ناپ تول میں کمی کرے وہ مطفف ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بالکل بیلنس بنایا ہے، ہمارے زمینی اور آسمانی نظام میں ایک لمحے کے بھی غیر متوازن ہونے کی گنجائش نہیں ہے، اگر یہ نظام ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہل جائے یا رکے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی اور یہ بات صرف قرآن نہیں کہتا بلکہ سائنسی تجربات سے بھی

ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں فرمایا:

ووضع المیزان

اور اس نے توازن کو قائم کیا، دنیا کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز میں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توازن کو باریک اور نازک طریقے سے قائم کر رکھا ہے پھر چاہے وہ ہمارا اسپیس ہو یا زمین!

اور اسی توازن کو انسانوں کو قائم رکھنے کی بھی ہدایت کی۔

واقیمو الوزن بالقسط ولا تخسرو المیزان

اور قائم رکھو توازن کو انصاف کے ساتھ اور میزان میں کوئی کمی نہ کرو۔

انصاف اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اس نے اپنی یہ خصوصیت انسان کے لئے ایک فطرت کے طور پر رکھ دی، اگر دنیا میں کہیں بھی بے انصافی ہو تو اس کا اثر پوری انسانیت پر پڑے گا، اگر انسان اپنی فطرت سے ہٹ کر ناپ تول میں کمی کرے گا تو اس کا اثر پورے معاشرے پر پڑے گا اور معاشرہ غیر متوازن ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بنائے ہوئے متوازن نظام میں ذرا سا بھی عدم توازن برداشت نہیں!

میں نے ایک چیز پر غور کیا ہے کہ قرآن میں ہر اس کام کی سزا بہت بڑی ہے جو انسانی فطرت کے خلاف ہو جیسے زنا، ناپ تول میں کمی، سود اور شرک وغیرہ، چھوٹے گناہ جو انسان سے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر سرزد ہو جائیں اس پر چھوٹ ہے مگر فطرت کے خلاف کاموں پر چھوٹ نہیں اور توازن انسان کی فطرت ہے اور یہ بات کئی چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔ ہر وہ انسان جو خود دھوکہ دے رہا ہے وہ یہ کبھی بھی نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ بھی دھوکہ

ہو، اسی فطرت کو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے:

الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون

جب وہ اوروں سے ماپ لیں تو پورا لیتے ہیں۔

انسان اپنے حصے کا ایک دانہ نہیں چھوڑنا چاہتا، اپنے لئے وہ بہتر سے بہتر اور ہر طرح سے مکمل چیز چاہتا ہے لیکن وہ جانتا نہیں ہے کہ کسی کی حق تلفی کر کے آپ کبھی بھی اپنا حق حاصل نہیں کر سکتے، وہ آپ پر قرض رہے گا اور اس کی کسر کسی دوسری جگہ سے پوری ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انسان کی اسی عادت کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون

اور جب وہ اوروں کو ماپ تول کر دیتا ہے تو کم دیتا ہے۔

یعنی اپنے لئے بہترین اور دوسروں کے لئے سب سے بے کار شے! آج یہ سوچ ہر دوسرے شخص کی بن چکی ہے، ہم اپنے لئے برینڈڈ چیزیں لینا پسند کرتے ہیں، بہترین کوالٹی کی خاطر زیادہ پیسے خرچ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن جب بات کسی کو تحفہ دینے کی آئے یا اپنے اردگرد کے غریب لوگوں پر خرچ کرنے کی بات ہو تو ہاتھ کو تنگ کر لیتے ہیں، کم سے کم قیمت کی چیز دیتے ہیں، یہ ان کے حق میں کمی کرنا ہے۔

ایک آخری بات جو میں یہاں کہنا چاہوں گا کہ ناپ تول صرف ترازو سے نہیں کیا جاتا ،اگر آپ کے آفس کی ٹائمنگ ۸ گھنٹے کی ہے اور آپ ۷ گھنٹے میں گھر واپس آ رہے ہیں تو آپ ''مطفف'' کے زمرے میں آتے ہیں، اگر آپ کی ذمہ داری نگرانی کی ہے اور آپ نگرانی کرنے کے بجائے اپنا کام کر رہے ہیں تو یہ بھی انصاف میں کمی ہے، اگر آپ کا کام پیپرز چیک کرنے کا ہے اور آپ بغیر چیک کئے یا لاپرواہی سے نمبرز دے رہے ہیں تو آپ

اس کے لئے بھی جواب دہ ہیں، آپ ہر اس چیز کے لئے جواب دہ ہیں جس پر آپ کو نگراں بنایا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

میں اگر ایک باپ ہوں تو بچے میری رعایا ہیں، میں ان کی پرورش کے بارے میں جواب دہ ہوں، ان کی پرورش میں نے کی ہے یا موبائل فون نے ، یہ سوال مجھ سے ہوگا، اگر میں استاد ہوں تو ہر بچے کے بارے میں جواب دہ ہوں، جو میرے ماتحت ہیں ان کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ ہم ان ذمہ داریوں کو بہت ہلکا لیتے ہیں، اگر ہمیں ان کے بارے میں کی جانے والی پوچھ گچھ کا اندازہ ہو جائے تو شاید ہر شخص اپنی جگہ انصاف سے کام کرنے لگے اور ذرا سوچیں کہ اگر ہر شخص اپنی جگہ خوفِ خدا اور قیامت کے دن جواب دہ ہونے کے ڈر سے انصاف سے کام کرنے لگ جائے تو معاشرہ کس قدر بہترین ہو جائے؟ ایسے معاشرے کی ترقی میں بھلا کیا رکاوٹ ہو سکتی ہے؟

اس نے ڈیڑھ گھنٹے بعد لیپ ٹاپ سے سر اٹھایا تو گردن شدید درد کر رہی تھی مگر اس کا دل مطمئن تھا، اپنے دل کے حالات رقم کر کے اب وہ پر سکون ہو کر سو سکتا تھا، کل یہ آرٹیکل یونی ورسٹی میں پبلش ہونے کے لئے دینے کا ارادہ کرتے ہوئے وہ بستر پر آ کر لیٹ گیا، اب کی بار نینداس پر مہربان ہوگئی۔

☆☆☆☆☆

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس بلڈنگ کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس نے ہلکے رنگ کی ڈھیلی پینٹ کے اوپر چیک والی ہم رنگ شرٹ پہن رکھی تھی، سر پر گھنگریالے بالوں کی ایک

بڑی سی وِگ جمائے چہرے پر گہری مونچھیں چپکا لی تھیں، شیو ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی تھی اور آنکھوں پر کالے رنگ کا موٹا سا چشمہ تھا، اس نے بائیں ہاتھ میں کسی کلرک کی طرح آفس بیگ پکڑ رکھا تھا، جوتوں پر نظر ڈالی جائے تو وہ کئی سال پرانے تھے جنہیں شاید ہی کبھی پالش کیا گیا ہو، گریس اس بات پر حیران تھی کہ مائیک کو ایسے جوتے ملے کہاں سے؟

وہ اس وقت ایک عام سا ایمپلائی لگ رہا تھا جسے دیکھ کر قطعاً کوئی نہیں پہچان سکتا تھا کہ یہ وہی ماہر سافٹ ویئر انجینئر مسٹر جیف ہے جو بقول اس کے اس وقت ملٹری کے کسی جاسوس کا کردار بخوبی ادا کر رہا تھا، یہ ایک اور نیا ہنر اس نے اپنے اندر دریافت کیا تھا۔

تم پہنچ گئے'' اسے گریس کی آواز اپنے کان میں لگے آلے کے اندر سے سنائی دی جسے چڑیا کے گھونسلے جیسے بالوں نے ڈھکا ہوا تھا۔

ہاں! بس اندر جا رہا ہوں۔'' وہ زیر لب بڑبڑایا:

ویسے گائیز! میں سوچ رہا تھا کہ سافٹ ویئر کی فیلڈ چھوڑ کر سائبر کرائم کو جوائن کر لوں، میرا آدھا دن تو ویسے ہی جاسوسی میں گزر جاتا ہے۔'' طنز کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اس نے اپنا دکھ بیان کیا۔

تمہیں خوش ہونا چاہیے جیف! کہ تم ملٹی ٹیلنٹڈ ہو، تم سے زیادہ بہتر حلیہ کوئی تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔'' آرتھر نے کہا:

تم صرف یہ دعا کرو کہ میرے یہ ''ملٹی ٹیلنٹس'' ہماری ملٹری سے چھپے رہیں ورنہ انہوں نے مجھے واقعی جاسوس بنا دینا ہے۔''

اس کی بات پر وہ تینوں ہنس پڑے۔

اتنے زور سے مت ہنسو، میرا کان پھٹ جائے گا'' وہ اپنا بایاں کان سہلاتے ہوئے

کرب سے بولا:

اوہ! سوری سوری، تم اب اندر بھی جاؤ، باہر کیوں کھڑے ہو؟'' گریس نے جلدی سے کہا:

میں اندر آ چکا ہوں، اب تم لوگ خاموش ہو جاؤ۔'' وہ آفس کی بلڈنگ میں داخل ہوا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

یہ آئی بی سی کی شاندار بلڈنگ تھی، اندر داخل ہوتے ہی ریسیپشن تھا، جس کے دونوں اطراف کئی کیبنز بنے ہوئے تھے، ہر کیبن میں مختلف رپورٹرز اور جرنلسٹ بیٹھے اپنے کام میں مصروف دکھائی دے رہے تھے، کسی کی توجہ اس کی طرف نہیں تھی، وہ چلتے چلتے کافی آگے نکل آیا، یہاں ایک اسٹاف روم تھا جہاں گول دائروں میں ٹیبل کاؤنٹرز بنے تھے، کاؤنٹرز پر لیٹسٹ ماڈل کے کمپیوٹرز رکھے ہوئے تھے اور ہر کمپیوٹر کے آگے ایک بندہ بیٹھا اپنے کام میں مگن تھا۔

یک دم اسے مارتھا دکھائی دی جو دائیں طرف بنے ایک کمرے سے نکل کر اسی کی طرف بڑھ رہی تھی، شاید یہ کمرہ اس کا آفس تھا۔

قریب آ کر مارتھا نے اس سے پوچھا ''کیا تم ہی جیف ہو؟''

اس نے حیرت سے مارتھا کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

آؤ میرے کیبن میں۔'' یہ کہہ کر وہ اسے ساتھ لئے اپنے آفس میں آ گئی۔

چیئر پر بیٹھتے ہی جیف نے جو پہلا سوال کیا وہ یہی تھا: ''تم نے مجھے پہچانا کیسے؟''

اس کی بات پر مارتھا نے ایک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی:

مسٹر جیف! آپ نے شاید مجھے بہت ہلکا لے لیا ہے، میں نہ صرف ایک کامیاب جرنلسٹ

ہوں بلکہ ایک بہت اچھی جاسوس بھی ہوں اور جاسوس جاسوس کو پہچان لیتا ہے۔'' آخری بات اس نے قدرے مسکرا کر کہی جس پر وہ اندر تک جل بھن گیا۔

میں جاسوس نہیں ہوں، یہ سب کچھ مجھے آپ کے حکم نامے کی وجہ سے کرنا پڑ رہا ہے۔'' اس نے اپنے حلیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

وہ تو ٹھیک ہے مگر جس طرح آپ نے اپنا گیٹ اپ بدلا ہے، میں تو خود حیران رہ گئی، اگر آپ کے گلے میں یہ لاکٹ نہ ہوتا تو شاید میں آپ کو پہچان ہی نہ پاتی۔''

اس کا اشارہ اس کے کراس سائن والے پینڈنٹ کی طرف تھا جو وہ ہمیشہ پہنے رہتا تھا، اس کی خاص نشانی یہ تھی کہ اس کے درمیان میں J لکھا ہوا تھا، وہ یک دم شرمندہ ہو گیا، اسے اچھی طرح سمجھ آ گئی تھی کہ مارتھا کا اشارہ اس کی بے دھیانی کی طرف ہے، وہ اپنے نام کا مخصوص لاکٹ اتارنا تو بھول ہی گیا تھا، اس سے ایک بات کا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ مارتھا کی نگاہ بہت باریک بین تھی۔

گریس نے ٹھنڈی آہ بھری:

اوہ! اس طرف میرا دھیان نہیں گیا، دراصل میں کوئی ریگولر جاسوس نہیں ہوں نا! پہلی بار اس ڈیوٹی پر آیا ہوں تو اتنا مارجن تو میرا حق ہے۔'' وہ ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں بولا:

کوئی بات نہیں! مگر اب اسے اتارنا بہتر ہوگا۔'' مارتھا کے کہنے پر اس نے اگلے ہی لمحے لاکٹ اتار کر پینٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

اب ہم اصل مدعے پر آتے ہیں، میرے یہاں آنے کے پیچھے جو مقصد ہے وہ تو آپ کو معلوم ہی ہے، میں وہ ثبوت دیکھنا چاہتا ہوں جو آپ کے پاس ہیں تاکہ میں آپ کا مزید ساتھ دے سکوں۔''

مارتھا نے اس کی بات پر سر ہلایا اور اپنا لیپ ٹاپ کھولنے لگی، چند لمحوں بعد اسکرین پر ایک تصویر ابھری۔

یہ ثبوت میں تمہیں کسی پبلک پلیس پر نہیں دکھا سکتی تھی اسی لئے میں نے تمہیں یہاں بلوایا ہے، یہ باہر کی نسبت ایک محفوظ جگہ ہے۔''

تم ایک سافٹ ویئر انجینئر ہو اور امریکن ملٹری کے لئے کام کر رہے ہو، مجھے امید ہے کہ تم اس تصویر کو دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ یہ کیا ہے؟''

وہ بغور تصویر کو دیکھنے لگا۔

یہ ایک ڈیوائس تھی جس کے درمیان میں RTX اسٹائلش انداز میں لکھا ہوا تھا، یہ ڈیوائس دو بچوں کے ہاتھ میں تھی، یہ بچے لبنانی تھے،اس ڈیوائس کو دیکھ کر وہ چونکا!''

یہ تو امریکہ کی مشہور WEAPON COMPANY کا ہتھیار ہے مگر یہ لبنانی بچوں کے ہاتھوں میں کیسے پہنچ گیا؟'' اس نے حیرت سے بھرپور لہجے میں پوچھا:

یہی تو سوال ہے جس کا جواب میں ڈھونڈنا چاہ رہی ہوں، انیسویں صدی کی دہائی سے مڈل ایسٹ میں جو جنگیں شروع ہوئیں یہ ان جنگوں میں حاصل کئے جانے والے چند ثبوت ہیں۔''

مارتھا کی بات پر وہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔

یہ ایک ثبوت ہے، دوسرا دیکھو!'' یہ کہہ کر اس نے ایک اور تصویر جیف کے سامنے کی جس میں ایک عراقی فوجی کو قتل کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا، قتل کرنے والا فوجی امریکن تھا۔

تیسرا ثبوت ایک امریکن فوجی کا ایک شامی مرد پر تشدد کرنے کا تھا۔''

ان سب سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مڈل ایسٹ میں کئی سالوں سے جاری جنگوں میں امریکہ کے بنائے ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں ، نہ صرف ہتھیار بلکہ ہماری فوج بھی استعمال کی جا رہی ہے اور ظاہر ہے کہ خود بہ خود تو ان تک نہیں پہنچ گئے جیف !''

مارتھا معنی خیز انداز میں بولی:

اس کا مطلب یہ ہے کہ ورلڈ وار 2 کے بعد سے جاری رہنے والی جنگیں بے وجہ نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے کوئی مقصد ہے اور کہیں نہ کہیں ان سب سے امریکہ کا بھی تعلق ہے؟'' وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں بولا:

بالکل! تم جاننا چاہتے تھے کہ Combat میں وائرس کس نے ڈالا ہے؟''

اس کی بات پر وہ چونکا! یہی تو سب سے بڑی گتھی تھی جسے وہ سلجھانا چاہتا تھا۔

میرے پاس اس بات کا ثبوت تو نہیں ہے مگر مجھے شک ہے کہ جس آدمی نے مجھے یہ تمام تصاویر بھیجی ہیں یہ اسی کا کام ہوسکتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ کافی عرصے سے ہماری ملٹری اور دفاعی اداروں کی جاسوسی میں سرگرداں ہے، کچھ دنوں پہلے مجھے ایک کال موصول ہوئی۔''

اس کا پورا وجود اس وقت سماعت بنا ہوا تھا۔

وہ کال Annonymus تھی ، اس کا نمبر یا لوکیشن پتہ نہیں کی جا سکتی ہے، اس شخص نے مجھے یہ ثبوت بھیجے اور بتایا کہ ہماری ملٹری ان کاموں میں ملوث ہے اور میں اپنے چینل کے ذریعے اسے پبلش کروں۔''

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا!

اور مجھے لگتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے روس کی مدد لے رہے ہیں۔'' اس بات پر وہ چونکا!

روس؟ لیکن وہ کیسے ان کی مدد کرے گا؟ اور تمہیں یہ شک کس بنیاد پر ہے؟''

ٹیکنالوجی! کامبٹ کو ہیک کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے، اس قسم کی ٹیکنالوجی صرف رشیا کے پاس ہوسکتی ہے اور کیا پتہ یہ روس ہی ہو جو چاہتا ہو کہ امریکن ملٹری کی ان جنگوں میں شمولیت پوری دنیا کے سامنے کھل کر آجائے؟''

اس کی بات پر جیف نے تائید میں گردن ہلائی۔

شاید یہ ممکن ہے! ان دونوں ممالک نے کبھی باضابطہ جنگ نہیں لڑی، ہمیشہ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر جنگیں لڑی ہیں جسے ہم Proxy war کہہ سکتے ہیں۔'' وہ ان تمام کڑیوں کو آپس میں ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیا پتہ روس ان عرب ممالک کو بھی سپورٹ کر رہا ہو جن سے امریکہ خفیہ طور پر جنگیں کر رہا ہے؟''

اس کے سوال پر جیف نے سر اٹھایا۔

تو تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ یہ سب کچھ اندر ہی اندر ہو رہا ہے اور باہر کی دنیا کو ان باتوں کا علم نہیں ہے اور ہمیں تمام ثبوت اکھٹے کر کے اس بات کو ایکسپوز کرنا چاہیئے؟'' وہ کچھ کچھ سمجھتے ہوئے بولا:

بالکل! میں یہی چاہتی ہوں، یہ ایک بہت بڑی نیوز ہے جیف! اور میں چاہتی ہوں کہ تم تمام حقائق اکھٹے کرنے میں میری مدد کرو۔'' مارتھا پرجوش لہجے میں بولی:

لیکن اس سب کے بعد ہمیں بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے اور وہ نقصان۔۔۔۔ جانی بھی ہوسکتا ہے!'' وہ ٹھہر ٹھہر کر بولا:

تم بے فکر رہو، تمہیں صرف ثبوت اکھٹے کرنے میں میری مدد کرنی ہے، باقی کام میرا ہے،

کس طرح اسے پبلش کرنا ہے اور کن لوگوں کے ذریعے کرنا ہے وہ میں دیکھ لوں گی، تم بیک فٹ پر رہ کر کام کرو، فرنٹ فٹ پر میں رہوں گی۔'' وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی:

یہ سب کچھ آسان نہیں تھا لیکن DI کے خاص ایمپلائی ہونے کے ناطے اسے بہت ساری ایسی جگہوں تک رسائی حاصل تھی جہاں تک کسی عام انسان کو نہیں ہو سکتی تھی، مارتھا کو بھی نہیں! ایسے میں یہ کام اسے ہی کرنا تھا اور وہ خود بھی ان باتوں کی حقیقت جاننا چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے! میں تمہاری مدد کروں گا۔'' کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولا:

گریٹ، تھینک یو مسٹر جیف! آپ واقعی ایک ہمدرد انسان ہیں۔'' اس نے خوشدلی سے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی، وہ بھی جانے کے لئے کھڑا ہو گیا تھا۔

آئی بی سی کی بلڈنگ سے لے کر واشنگٹن اپنے آفس پہنچنے تک اس کا ذہن انہیں باتوں میں الجھا رہا، اس نے کان میں لگا آلہ ہٹا دیا تھا، وہ کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا تھا، کبھی کبھی کچھ چیزیں ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہوتی ہیں مگر ہمیں دکھائی نہیں دے رہی ہوتیں، آج سے پہلے اس نے بھی کبھی اپنے کام کے سوا کسی چیز پر غور نہیں کیا تھا، آج اس نے ایک سبق سیکھا تھا کہ آپ جہاں بھی کام کریں اور جس کے لئے بھی کریں ہمیشہ اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر کام کریں تا کہ اگر کہیں کوئی چیز مشکوک بھی ہے تو وہ بھی ہماری نظروں کے سامنے آ سکے۔

☆☆☆☆☆

نہ جانے کتنے سالوں بعد آج اس نے اپنا قدم اس مٹی پر رکھا جو کبھی اسے اپنی سانس سے بھی زیادہ عزیز تھی، ایک آنسو اس کی کالی سیاہ آنکھوں سے ٹپک کر چہرے پر لپٹے مفلر میں جذب ہو گیا، وہ کسی چٹان کی طرح مضبوط جسامت رکھتا تھا، اس کے جسم کی طرح اس کا دل بھی پتھر جتنا سخت اور مضبوط تھا لیکن کچھ معاملات میں انسان بے اختیار ہو جاتا ہے،

خاص طور پر وہ معاملات جن کا تعلق دل سے ہو، اس زمین کا تعلق بھی اس کے دل سے تھا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس ریتیلی زمین پر آگے بڑھ رہا تھا، ہر اٹھتے قدم کے ساتھ اس کے جوتے مٹی پر اپنا نشان چھوڑ رہے تھے، کاش کہ یہ نشان صدا اسی طرح قائم رہتے لیکن ہوا کے زور سے وہ چند لمحوں میں ہی مٹتے جا رہے تھے۔

جیسے جیسے وہ قدم اٹھا رہا تھا، اس کا دل مزید بوجھل اور بھاری ہوتا جا رہا تھا اور اس کی آنکھیں ضبط کے باعث سرخ ہو رہی تھیں، اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے، ایک نفرت سے بھرپور لاوا اس کے دل و دماغ میں ابلنے لگا، نہ جانے وہ کتنی ہی دیر اس کیفیت میں چلتا رہا، سورج غروب ہو گیا اور رات کا اندھیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا، احتیاطی تدابیر کے تحت اسے اپنے مطلوبہ مقام سے سو کلومیٹر پہلے اترنا پڑا تھا، چلتے چلتے اس کی ٹانگیں تھکنے لگیں لیکن وہ ہر درد اور ہر تکلیف سے ماورا بس اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاید اس نے اپنی زندگی میں اتنے دکھ دیکھ لئے تھے کہ اس کے سامنے یہ مشقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

بالآخر وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ کر رک گیا، آس پاس ایک گہری نگاہ ڈالنے کے بعد وہ اس خیمے میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

کیا وہ واقعی تمہاری مدد کرنے کو تیار ہو گیا تھا؟''

تمہیں لگتا ہے کہ میں کچی کھلاڑی ہوں؟ ابھی تک میری Diplomatic اسکلز پر یقین نہیں ہے تمہیں کارنر!''

بالکل! اب تو پہلے سے بھی زیادہ یقین ہو گیا ہے۔'' وہ ہنس کر بولا:

تم فکر مت کرو، اس نیوز کے شائع ہونے کے بعد ہمارا چینل دنیا کا نمبر ون چینل بن جائے

گا،کمال ہوجائے گا،سارے ریکارڈز ٹوٹ جائیں گے کارنر!'' وہ پر جوش لہجے میں بولی:

وہ اس کی میز پر چڑھ کر بیٹھا ہوا تھا،خوشی سے اس کی پوری بتیسی باہر کو نکل رہی تھی، یہ والٹر کارنر تھا،آئی بی سی کا مالک! مارتھا یہاں کی سینئر رپورٹر اور کارنر کی خاص جرنلسٹ تھی، کارنر ہر نئی پلیننگ اس کے مشوروں سے کرتا تھا، مارتھا کے مشورے اس کے لئے بہت فائدے مند رہتے تھے اوران کے چینل کی ریٹنگ کئی گنا بڑھا دیتے تھے، یہ مشورہ بھی مارتھا نے ہی اسے دیا تھا، وہ جیف کے ذریعے حقائق جمع کرنا چاہتے تھے اور پھر اسے اپنے چینل پر شائع کر کے پوری دنیا میں اپنی ریٹنگ بڑھانا چاہتے تھے،جس کے ذریعے وہ لاکھوں ڈالرز کما سکیں۔

تم نے جس ہوشیاری سے اسے گھیرا، میں تو اب تک حیران ہوں!''

اس کی تعریف پر وہ پھولے نہیں سمائی۔

وہ یہ سب کچھ انسانی ہمدردی میں کرنا چاہتا تھا اور ہم یہ سب کچھ ریٹنگ کے لئے کرنا چاہتے ہیں،اس میں برائی ہی کیا ہے؟'' اس نے اترا کر کہا:

اس کی بات پر کارنر مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆

کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا، وہ سب بیک وقت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر گریس تیزی سے اس کی طرف دوڑی۔

تم ٹھیک تو ہونا؟ کہاں تھے؟ اتنی دیر سے کیوں آئے؟''

اس نے بے صبری سے ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ ڈالے۔

گریس! سانس تو لے لو' وہ نرمی سے اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا اوران دونوں کی طرف

بڑھا:

ہماری تو سانس کب کی رکی ہوئی ہے، تم نے اپنے کان میں لگی ڈیوائس بھی ہٹا دی تھی، موبائل بھی سوئچ آف کر دیا تھا، ہم تو ڈر ہی گئے تھے!'' مائیک کے لہجے سے بھی فکر جھلک رہی تھی۔

اس نے ایک گہری نگاہ ان تینوں پر ڈالی اور مسکرا دیا۔

ہم یہاں پریشان ہیں اور تم مسکرا رہے ہو؟'' وہ چڑ کر بولی:

میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے دو پل کی تنہائی بھی میسر نہیں ہے؟ کبھی کبھی سوچنے کے لئے انسان کو اپنا تعلق باہر کی دنیا سے کاٹنا پڑتا ہے تاکہ اس کا ذہن کچھ بڑا تشکیل دے سکے مگر تم لوگ تو مجھے دو پل بھی سکون کے جینے نہیں دیتے!''

اس کے فلسفے پر مائیک نے قدرے خفگی سے اسے گھورا۔

انسانوں کی طرح بتا کر بھی تم اپنا یہ ''پرسنل اسپیس'' لے سکتے تھے، ہمیں سولی پر لٹکانے کی کیا ضرورت تھی؟''

بالکل ٹھیک کہا، ہم سمجھے کہ اس مارتھا نے تمہارے ساتھ کچھ کر دیا ہے۔'' وہ ہنوز جذباتی لہجے میں بولی:

وہ کیوں کچھ کرے گی؟ وہ تو کافی خوبصورت، ڈیسنٹ اور سلجھی ہوئی رپورٹر ہے۔'' اس نے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ گریس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

اوہ رئیلی؟ تو تم واپس کیوں آئے؟ اپنی اس خوبصورت رپورٹر کے پاس بیٹھے رہتے!'' تیر نشانے پر لگا تھا، وہ جل بھن گئی تھی۔

اگر میں واپس نہ آتا تو تم لوگ پریشان رہتے، بس اسی لئے آ گیا۔" اس کی بات پر مائیک اور آرتھر بھی ہنس پڑے۔

گریس خفا ہو چکی تھی اور اس نے اپنا رخ دوسری طرف پھیر لیا تھا، وہ جانتا تھا کہ بعد میں اس کی شامت آنے والی تھی۔

اب میں یہاں موجود ہوں تو کام کی بات کرتے ہیں۔" تھوڑے توقف کے بعد وہ بولا:

مارتھا کے ساتھ میری ساری گفتگو تو تم لوگوں نے سن ہی لی ہوگی۔"

مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا، کس قدر الجھی ہوئی صورت حال ہے یہ؟" آرتھر نے درمیان سے بات کاٹتے ہوئے کہا:

سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا ہمیں مارتھا پر بھروسہ کرنا چاہئے؟ وہ ایک جرنلسٹ ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے تو یہ جرنلسٹ اپنے مفاد کے بغیر کسی کو اہمیت ہی نہیں دیتے، پھر یہ انسانی ہمدردی میں کیوں ڈوبی چلی جا رہی ہے؟" گریس طنزیہ لہجے میں بولی: کہیں نہ کہیں یہ طنز "ذاتی" تھا!

تمہیں کیا لگتا ہے جیف! ہمیں مارتھا کی مدد لینی چاہئے؟" مائیک نے بھی سوال کر دیا۔

تم خاموش کیوں ہو؟ کچھ بولو بھی!" گریس نے تنگ کر کہا:

تم لوگ مجھے کچھ بولنے دو گے تو میں بولوں گا نا؟" اس نے تینوں کی طرف شکوہ بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا:

ہم نے مارتھا پر بھروسہ نہیں کرنا، وہ بھلا کیوں انسانی ہمدردی میں یہ سب کرے گی؟ جبکہ وہ ایک جرنلسٹ ہے، اس پر یقین نہ کرنے کے لئے ایک یہی جواز کافی ہے۔"

پھر؟'' گریس نے بے چینی سے پوچھا:

ہمیں مارتھا کو یقین دہانی کروانی ہوگی کہ ہم اس پر بھروسہ کر رہے ہیں۔'' وہ اپنی کنپٹی کو سہلاتے ہوئے بولا:

کیا مطلب، تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟'' آرتھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا، وہ دونوں بھی جیف کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

مارتھا سمجھتی ہے کہ ہم بے وقوف ہیں اور ہمارا دل بہت نرم ہے، میں نے بھی اس پر یہی تاثر ڈلا ہے کہ ہم ہر چیز سے لاعلم ہیں اور وہ جو کہہ رہی ہے، ہمارے لئے بالکل حیران کن بات ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مارتھا اس سب میں ہمارے بہت کام آنے والی ہے۔'' اس نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

مارتھا ہمارے کام کیسے آئی گی؟ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ اپنے نیوز چینل کے لئے کر رہی ہے۔'' گریس کو اس کی بات سے بالکل اتفاق نہیں تھا، یہ بھی ذاتی مسائل کے تحت تھا۔

دیکھو! وہ باہر کی دنیا کے بارے میں اپ ٹو ڈیٹ رہتی ہے کیونکہ وہ رپورٹر ہے، رپورٹرز کا کیا کام ہوتا ہے؟'' جیف تھوڑی توقف کے بعد بولا:

رپورٹرز کا کام ہوتا ہے Story telling، کسی بھی معمولی نیوز کو بہترین طریقے سے پیش کرنا کہ اگلے کو اس سے اہم خبر کوئی اور نہ لگے، مارتھا کی یہ اسکلز اب اس کی فطرت بن چکی ہے اسی لئے اس نے مجھے بھی ہر بات کہانی کے انداز میں پیش کی، تاکہ میں اس میں دلچسپی لوں، تم لوگوں کو اس کا پہلا میسج یاد ہے؟

گریس نے ذہن پر زور دیتے ہوئے جواب دیا:

’’میں جانتی ہوں کہ کامبیٹ میں کس نے وائرس ڈالا ہے؟‘‘

بالکل! اور ابھی تک اس نے ہمیں صاف صاف نہیں بتایا ہے کہ کامبیٹ میں کس نے وائرس ڈالا ہے کیونکہ۔۔۔۔۔۔۔

جیف سانس لینے کو رکا، وہ سب اس کے جواب کے منتظر تھے۔

کیونکہ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ وائرس کس نے ڈالا ہے؟‘‘

کیا مطلب اس بات کا؟‘‘ گریس کرنٹ کھا کر اپنی جگہ سے اٹھی!

مطلب یہ کہ وہ اس ایک جملے سے ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کروانا چاہتی تھی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب رہی ہے، ہمیں بھی مارتھا کو اسی کے انداز میں گھیرنا ہے اور اس کے ذریعہ ہر اس بات کا پتہ لگانا ہے جو اسے معلوم ہے اور ہمارے کام آسکتی ہے۔‘‘ جیف کی بات پر وہ سب ستائشی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔

کمال آئیڈیا! یعنی اسے لگے گا کہ وہ ہمیں استعمال کررہی ہے اور حقیقت میں ہم اسے استعمال کررہے ہوں گے، واہ جیف! تمہارا تو ایک اور خفیہ ہنر دریافت ہوا ہے، کمال کے Manipulater ہو‘‘ مائیک نے جیف کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا، جس پر وہ اسے گھورنے لگا۔

یہ آئیڈیا برا نہیں ہے، ہمیں مارتھا سے تعلقات استوار رکھنے ہوں گے کیونکہ وہ باہر کی دنیا کے بارے میں ہمیں بہت کچھ بتا سکتی ہے جو کہ ہم یہاں ڈی آئی میں نوکری کرنے کے سبب نہیں جان سکے۔‘‘ گریس نے بھی کچھ سوچتے ہوئے ہامی بھری۔

بالکل!‘‘ آرتھر نے بھی اثبات میں گردن ہلائی۔

یک دم گریس کو کچھ یاد آیا اور اس نے اپنا ہاتھ زور سے ماتھے پر مارا۔

کیا ہوا؟'' مائیک نے اس کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

اس سب میں Combat تو اپنی جگہ ہی رہ گیا، جیمز کی ڈیڈ لائن پوری ہونے والی ہے اور ہمیں کوئی نہ کوئی جواب دینا ہوگا، ورنہ وہ ہمارے ساتھ سختی بھی برت سکتا ہے۔''

اس کا حل بھی میں نے سوچ لیا ہے۔'' جیف نے سنجیدگی سے کہا:

اور وہ کیا ہے؟'' آرتھر نے پوچھا:

ہم جیمز کو Combat کا متبادل بنا کر دیں گے جو اسی سسٹم کی طرح کام کرے گا۔'' اس کی بات پر ان سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا!

مگر جیف! فی الحال ہمارے نزدیک یہ دفاعی ادارے مشکوک ہو چکے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ اسے کن کاموں میں استعمال کر رہے ہیں؟ اس سے مزید معصوم جانیں بھی ضائع ہو سکتی ہیں۔'' گریس نے فکرمندی سے کہا:

میں جانتا ہوں، مگر اب کی بار ہم سسٹم کو اپنے طریقے سے ڈیزائن کریں گے، جو بظاہر تو ان کے لئے کام کر رہا ہوگا مگر درحقیقت وہ ہمارے لئے کام کرے گا، ہم انجینئر ہیں اور ہم سے بہتر ہماری ایجادات کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے۔'' وہ مسکراتے ہوئے بولا:

یہ کیسے ممکن ہے؟'' آرتھر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے سوال کیا۔

میں بتاتا ہوں، وقت کم اور مقابلہ سخت ہے، ہمیں ہوشیاری سے کھیلنا ہوگا تاکہ ہم اصل حقیقت تک پہنچ سکیں۔'' یہ کہہ کر وہ تیزی سے اپنے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا اور اسے آن کرنے لگا، وہ سب بھی اپنی اپنی جگہ الرٹ ہو گئے، انہیں اس کے ہر پلین پر اندھا اعتماد تھا، وہ ان کے گروپ کا سب سے ذہین انجینئر تھا، جس کی ہر کیلکولیشن پرفیکشن کی حد تک درست ہوتی تھی۔''

☆☆☆☆☆

صبح کے دس بج رہے تھے، جنوری کا مہینہ شروع ہو چکا تھا جس کے باعث ٹھنڈ میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ وہ دونوں کیفے ٹیریا سے گرم گرم کافی لینے کے بعد کسی خالی بینچ کی تلاش میں گھوم رہے تھے، اتفاق سے آج ان کا یہ پیریڈ فری تھا، پھر سارا دن لیکچرز اور اسائنمنٹس تھے۔ وہ فرصت کے ان قلیل لمحوں کو انجوائے کرنا چاہتے تھے۔

کچھ دیر مزید چلنے کے بعد انہیں نیم کے ایک پیڑ کے پاس خالی بینچ دکھائی دے گیا، وہ تیزی سے اس بینچ کی طرف لپکے، پیڑ کے نیچے سردی زیادہ محسوس ہو رہی تھی شاید اسی وجہ سے یہ جگہ اب تک خالی تھی، مگر انہیں ٹھنڈ کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ بس چند لمحے سکون سے بیٹھنا چاہتے تھے۔

کافی کا پہلا گھونٹ بھرتے ہی ان کے اندر تک سکون پھیل گیا، وہ دونوں اب اس حسین منظر کو دیکھنے لگے، ان کی یونی ورسٹی بہت بڑی اور خوبصورت تھی، جو بے حد ہریالی، پھولوں اور پودوں سے سجی ہوئی تھی۔ نیم کے سوکھے پتے زمین پر ہر طرف بکھرے ہوئے تھے اور کچھ ٹوٹ ٹوٹ کر ان کے اوپر گر رہے تھے، ان کے سامنے خوبصورت پھولوں کا باغ تھا جہاں رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے اور ہوا کے جھونکوں سے پھولوں کی ٹہنیاں ہل رہی تھیں، ایسا گمان ہوتا تھا جیسے یہ سب کسی سر پر رقص کر رہے ہوں، آسمان کی طرف دیکھو تو روئی کے گالوں جیسے سفید ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوے تھے۔

میرا دل کر رہا ہے کہ اس منظر کو پینٹ کروں۔" جبریل نے ستائشی انداز میں کہا:

واقعی! اللہ کی شان تو دیکھو کس قدر خوبصورت ہے کہ انسان کا موڈ بالکل تبدیل کر دیتی ہے اور وہ بے اختیار سبحان اللہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔" روحان بھی تعریف کیئے بغیر نہ رہ سکا۔

بے شک!'' جواباً وہ زیر لب بولا: یک دم اسے کچھ یاد آیا۔

کل میں نے یونی ورسٹی کے میگزین ''Youthesta'' میں تمہارا مضمون پڑھا، کیا کمال تدبر لکھا تم نے سورہ مطففین کی آیتوں پر، تم تو جانتے ہو کہ مجھے ریڈنگ کا اتنا خاص شوق نہیں ہے مگر تمہارا مضمون بہت ہی خوبصورت تھا، ایک ہی نشست میں پڑھ لیا۔'' وہ دل سے اسے سراہتے ہوئے بولا: جواباً روحان مسکرا دیا۔

تم نے جو پوائنٹس اس مضمون میں ہائیلائٹ کیے وہ بہت اہم ہیں اور سب سے بڑی شرمندگی کی بات یہ ہے کہ ہماری قوم واقعی ان گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہے، شاید دس میں سے ایک بندہ ایسا ہوگا جو ایماندار ہے ورنہ عوام سے لے کر حکمران تک سب کہیں نہ کہیں کرپشن میں ملوث ہیں۔'' وہ تاسف سے بول رہا تھا:

تمہیں پتہ ہے جبریل! ناپ تول میں کمی حضرت لوطؑ کی قوم کی ایک بڑی برائی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر سب سے بھیانک عذاب نازل کیا، آج ہماری قوم مکمل طور پر اس گناہ میں ڈوبی ہوئی ہے اور مجھے فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ہم پر بھی ایسا عذاب نازل نہ کر دیں جس کے بعد توبہ بھی نصیب نہیں ہو پاتی۔'' اس نے خوف سے جھرجھری لی، جبریل اس کی بات پر کچھ بے چین ہو گیا۔

مگر روحان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت پر اجتماعی عذاب نازل نہیں کرے گا پھر یہ کیسے ممکن ہے؟''

کافی کا گھونٹ بھرنے کے بعد اس نے جبریل کے سوال کا جواب دینا شروع کیا:

اس حدیث کو بہت سارے لوگ سمجھ نہیں پاتے، پچھلی امتیں جب اللہ کی نافرمانی میں حد سے زیادہ آگے بڑھ جاتی تھیں تو اللہ تعالیٰ پوری پوری قوموں کو ایک ہی وقت میں تباہ و برباد

کر دیتے تھے اور اس قوم کا نام ونشان کرہ عرض سے مٹ جاتا تھا، پھر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کسی نئی قوم کو آباد کرتے لیکن اس امت کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی بدولت ڈھیروں گناہوں کے باوجود اسے ایک ساتھ مکمل طور پر تباہ نہیں کیا جائے گا۔"

وہ سانس لنے کو رکا:

لیکن اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ ہم پر Indivisually بھی عذاب نہیں آسکتا، اللہ تعالیٰ کسی سیلاب یا زلزلہ کی صورت میں اس قوم کے ایک چھوٹے حصے کو تباہ کر سکتے ہیں تاکہ پوری قوم کو جھنجھوڑا جا سکے اور اس طرح کا عذاب کئی مرتبہ آیا بھی ہے۔"

جبریل اسے بغور سن رہا تھا اور اس کی باتوں کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس امت پر عذاب کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بے ایمان اور کرپٹ حکمران مسلط کر دیں اور ان کے رزق میں سے برکت اٹھالیں، دیکھا جائے تو یہ عذاب آج ہم لوگوں پر مسلط ہو چکا ہے، ہمارے رزق میں بالکل برکت نہیں رہی اور نہ ہی ہماری زندگیوں میں!" وہ خاموش ہوا تو جبریل نے ایک اور سوال پوچھا:

میں سوچ رہا تھا روحان کہ وہ لوگ جو ایماندار ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے بھی راہ راست پر آجائیں تو زلزلے اور سیلاب جیسی آفتوں کا وہ کیوں شکار ہوتے ہیں؟ یہ عذاب تو کرپٹ لوگوں کے لئے نہیں ہونا چاہیے؟"

جبریل کے سوال پر اس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی:

"اور ڈرو اس آزمائش سے جو مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک نہیں محدود رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے" (سورۃ انفال: آیت ۲۵)۔

پتہ ہے جبریل! یہ وہ آیت ہے جو مجھے راتوں کو بے چین کر دیتی ہے، میں کیوں اس قوم کے لئے فکر مند ہوتا ہوں؟ کیونکہ جب معاشرے کے بیشتر لوگ بڑے بڑے گناہوں میں ملوث ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اجتماعی عذاب نازل کرتا ہے جس کی لپیٹ میں بے گناہ بھی آتے ہیں اور گناہگار بھی! بے گناہ اس وجہ سے کہ انہوں نے معاشرے کی اصلاح میں کوئی کردار ادا نہیں کیا بلکہ دین کو صرف خود تک محدود رکھا، کوئی اچھی بات صرف اس لئے لوگوں کو نہیں بتائی کہ وہ ان کا مذاق اڑائیں گے، انہیں مولوی اور دقیانوسی کہیں گے اور آج ہماری یہی سوچ بن چکی ہے کہ اپنی اصلاح کرلو یہی کافی ہے، ہم اپنے نامہ اعمال کے جواب دہ ہیں، دوسروں کے نہیں۔"

وہ جبریل اس کی بات سے کافی حد تک متفق دکھائی دے رہا تھا۔

پھر میرا ایک آخری سوال ہے، اس معاشرے میں بہت سارے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اصلاح کا کام کر رہے ہیں، ان کا کیا؟"

اچھا سوال پوچھا، جو آیت ابھی میں نے تلاوت کی تھی اسی کی تسفیر میں لکھا تھا کہ "جب اہل ایمان اللہ کے فرماں بردار ہوں اور ایمان کے تقاضے پورے کر رہے ہوں اس وقت ان پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ آزمائش کہلاتی ہے لیکن جب مسلمانوں کے عقیدے میں بگاڑ اور اعمال میں بدعات اور اخلاق میں بدترین پستی آجائے تو اس وقت جو بھی مصیبت آتی ہے وہ یا تو تنبیہ (Warning) ہے یا وہ عذاب الٰہی ہے جو ان پر نازل ہو چکا ہے، اسی لئے اہل ایمان تو ہر حال میں محفوظ ہیں، آزمائش میں اگر وہ مر بھی گئے تو شہید کہلائیں گے، ان کے لئے اس دنیا سے بہت بہتر ٹھکانا تیار ہو رہا ہے، بس جب جس کا کردار پورا ہو جاتا ہے تو اس کی موت کا کوئی نہ کوئی سبب بن جاتا ہے۔"

جبریل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

پتہ ہے روحان! پہلی بار کسی نے مجھے اس طرح مطمئن کیا ہے اور میرے ہر سوال کا اتنی تفصیل سے جواب دیا ہے۔''

تم مجھ سے کبھی بھی کچھ بھی پوچھ سکتے ہو میرے دوست! لیکن ابھی جلدی اٹھو کلاس شروع ہونے میں چند منٹ باقی ہیں۔''

وہ گھڑی میں وقت دیکھتا ہوا تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا، جبریل بھی ساتھ ہی کھڑا ہو گیا، آسمان پر پھیلے بادل کے ٹکڑے اب ایک جگہ جمع ہو رہے تھے، شاید رات کو پھر شہرِ لاہور پر بادلوں کے برسنے کا امکان تھا۔

☆☆☆☆☆

لونگ روم مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا، گھڑی رات کا ایک بجا رہی تھی، خاموشی اس قدر گہری تھی کہ سوئی کی ٹک ٹک بھی واضح طور پر سنائی دے رہی تھی، وہ کچن سے منسلک ڈائننگ ٹیبل پر اسکرین کے آگے بیٹھا مسلسل ایک ہی جیسی ویڈیوز دیکھنے میں مصروف تھا، یہ کافی بورنگ تھا لیکن اس وقت اس کے لئے اس سے اہم کام اور کوئی نہیں تھا، پچھلے کئی دنوں سے وہ لوگ ڈیزی کی اس فائل کو چھان رہے تھے لیکن انہیں کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا، اب تک وہ ڈھائی سو سے زائد ویڈیوز دیکھ چکے تھے مگر انہیں کوئی بھی ثبوت نہیں مل سکا تھا، مائیک نے تو اسے پاگل پن کہہ کر چھوڑ دیا تھا، آرتھر کو بھی یہ سب ایک ٹریپ یا ان کی توجہ ہٹانے کے لئے کوئی چال لگ رہی تھی مگر اسے پورا یقین تھا کہ ان سب کے درمیان ہی ڈیزی نے وہ ویڈیو ڈالی ہے، اسی یقین کی بدولت آج وہ اس یو ایس بی کو اپنے ساتھ گھر لے آیا تھا۔

اس نے ٹھان لی تھی کہ آج وہ اس ویڈیو کو ڈھونڈ کر رہے گا، اسے اسکرین کے آگے بیٹھے

بیٹھے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور اب وہ اونگھنے لگا تھا، آنکھوں کو دونوں ہاتھوں کی پشت سے رگڑتے ہوئے وہ ایک بار پھر متوجہ ہوا اور ویڈیو نمبر دو سو ساٹھ پر کلک کیا۔

یک دم وہ چونکا، یہ بیس سیکنڈ کی ایک کلپ تھی، اس نے تیزی سے ریوائنڈ کیا، اس ویڈیو میں ایک شخص فوجی حلیہ میں کسی سپر کمپیوٹر کے آگے بیٹھا تھا اور اسکرین پر کوئی نقشہ کھلا ہوا تھا، اس نقشے کو زوم کر کے دیکھو تو اس میں کافی سارے شہروں کے نام درج تھے، ان میں سے چند شہروں کے اوپر لال رنگ سے گول دائرہ بنا ہوا تھا اور اسکرین کے ایک کونے پر لفظ TARGET لکھا جگمگا رہا تھا۔ یہ وہی ویڈیو تھی جو گریس اور آرتھر نے سی سی ٹی وی روم میں دیکھی تھی، جس کے بعد ڈیزی کی موت ہو گئی تھی۔''

اس کی دونوں آنکھیں کھل چکی تھیں اور نیند اب کوسوں دور بھاگ گئی تھی، اسی کے ساتھ اس نے تیزی سے موبائل اٹھایا اور گریس کا نمبر ڈائل کر کے کان سے لگا دیا۔

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں نرم گرم بستر میں لیٹی ایک کتاب پڑھنے میں مگن تھی، یہ کتاب ڈیزی کی ڈائری تھی، وہ جس دن سے اسے لے کر آئی تھی اس دن سے روزانہ چند صفحات پڑھ رہی تھی، ڈیزی ایک اچھا رائٹر بھی تھا، اس نے اپنی زندگی کے واقعات کافی دلچسپ انداز میں لکھے تھے اور ہر واقعے کے بعد اس سے حاصل ہونے والا سبق بھی لکھا تھا، اسے احساس ہوا کہ ڈیزی گہری نگاہ رکھنے والا انسان تھا، وہ اپنے اطراف موجود چیزوں پر بہت غور کرتا تھا، اسے یقین ہو چکا تھا کہ ڈیزی کی موت کے پیچھے کہیں نہ کہیں اس ویڈیو کا ہاتھ ضرور ہے اور وہ اس سب کے بارے میں پہلے سے ہی شک میں مبتلا تھا۔

وہ اس کتاب میں مکمل طور پر ڈوبی ہوئی تھی کہ یک دم فون کی رنگ ٹون نے اسے بری

طرح چونکا دیا، اس نے ہاتھ بڑھا کر بستر پر پڑا فون اٹھایا، اسکرین پر جیف کا نام جگمگا رہا تھا، اسی کے ساتھ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا جہاں رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے، جیف کبھی اس وقت فون نہیں کرتا تھا، اس کے ماتھے پر شکنیں ابھریں، اگلے ہی لمحے اس نے فون کان سے لگالیا۔

ہ۔۔۔ہی۔۔۔ہیلو گریس!'' دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

کیا ہوا، تم ٹھیک تو ہو؟'' اس نے بے چینی سے پوچھا:

گریس ......گریس سنو! کیا تم اس وقت آسکتی ہو؟ میں فون پر کچھ نہیں بتا سکتا، یہ محفوظ نہیں ہے بلکہ رکو! اتنی رات کو تمہارا اکیلے آنا ٹھیک نہیں ہے، میں خود آ رہا ہوں۔'' وہ ایک ہی سانس میں بول رہا تھا، دوسری طرف گریس اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھی۔

مگر ہوا کیا ہے؟''

میں آ کر بتاتا ہوں، تب تک تم اپنے روم میں ہی رہو، باہر مت نکلنا۔'' وہ تیزی سے لیپ ٹاپ اور گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے بولا:

اگلے ہی لمحے کال ڈسکنیکٹ ہوگئی، وہ شدید فکرمند ہو چکی تھی۔ نہ جانے جیف اسے اس وقت کیا دکھانا چاہتا تھا؟

☆☆☆☆☆

ان دونوں کے گھر کے درمیان پندرہ منٹ کی ڈرائیو تھی، پندرہ منٹ بعد اس کے موبائل پر دوبارہ رنگ ہوئی، یہ جیف کی کال تھی، یقیناً وہ دروازے پر پہنچ چکا تھا۔

دروازہ کھولو، میں باہر کھڑا ہوں۔''

اوکے!'' یہ کہہ کر وہ اپنے بیڈروم سے نکلی اور راہداری سے ہوتی ہوئی دروازے تک پہنچی، یہ ایک چھوٹا سا کاٹیج تھا جو ورجینیا کے قریب موجود اس سوسائٹی میں گریس کے ڈیڈ نے بنایا تھا، اطراف میں ڈی آئی میں کام کرنے والے کئی ایمپلائیز رہائش پذیر تھے۔

دروازہ کھولتے ہی اس نے سوالوں کی بوچھاڑ کردی۔

سب خیریت ہے؟ کوئی ہے تو نہیں تمہارے پیچھے؟ تم ٹھیک ہو؟''

گاہے بگاہے وہ کھلے دروازے سے باہر کی طرف بھی جھانک رہی تھی، جیف نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا اور بولا:

پریشان مت ہو، کوئی نہیں ہے میرے پیچھے، میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا تھا، اندر آؤں یا یہیں چوکھٹ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ کھولوں؟'' وہ معصومیت سے بولا:

تم اندر ہی کھڑے ہو، چوکھٹ پار ہو چکی ہے، اب لونگ روم میں بھی آجاؤ۔'' وہ کہاں کسی سے کم تھی جو موقع ہاتھ سے جانے دیتی۔

ایک ٹھنڈی سانس بھر کر وہ لونگ روم میں داخل ہوا، صوفے پر بیٹھتے ہی اس نے لیپ ٹاپ باہر نکالا اور میز پر رکھا، اسی کے ساتھ تیزی سے بٹن پریس کرنے لگا، اگلے چند سیکنڈ بعد اسکرین پر وہ ویڈیو کھل گئی۔''

بیس سیکنڈ کی اس مختصر سی ویڈیو کو دیکھ کر گریس کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں!

ج۔۔۔جیف یہ۔۔۔ یہ وہی ویڈیو ہے جسے میں نے اور آرتھر نے دیکھا تھا، ڈیزی کے ساتھ۔۔۔'' وہ بمشکل ٹوٹے پھوٹے جملے ادا کر پائی۔

میں جانتا ہوں، اسی لئے اس وقت یہاں آیا ہوں، گریس! میں نے تم لوگوں سے کہا تھا نا کہ ہمیں انہی ویڈیوز کے درمیان وہ ثبوت مل جائے گا جو ڈیزی نے چھپایا ہے، اب ہمیں یہ

پتہ لگانا ہوگا کہ ڈیزی نے اس ویڈیو کے بعد مزید کیا کیا راز جاننے کی کوشش کی تھی جس نے اس کی جان لے لی۔'' وہ پر جوش دکھائی دے رہا تھا، یہ جیت کی طرف ان کا پہلا قدم تھا لیکن گریس کسی گہری سوچ میں گم تھی!

کیا ہوا، تم کہاں گم ہو؟ کیا تم خوش نہیں ہو کہ ہمیں یہ ویڈیو مل گئی؟'' وہ ناسمجھی سے بولا:

میں خوش تو ہوں مگر جیف۔۔۔۔تمہیں خوف نہیں آرہا؟ ہم جس چیز کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اس کا انجام موت بھی ہوسکتا ہے، جو حال ڈیزی کا ہوا وہ تمہارے سامنے ہے؟ اور ہم اسی کے فٹ پرنٹس فالو کررہے ہیں، ہمارا انجام اس سے بھی زیادہ بھیانک ہوسکتا ہے، تم جانتے ہو ناسی آئی اے کو؟ کس قدر ایکٹو ہے وہ؟ کیا انہیں یہ پتا لگانے میں دیر لگے گی کہ ہم کن کاموں میں ملوث ہیں؟ اور تم سوچو کہ ہم ان کے انڈر سافٹ ویئر انجینئر ہیں، ہمارے اس ایکشن کو فوج یا دفاعی اداروں کے خلاف غداری بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔'' وہ پریشان کن لہجے میں بول رہی تھی، اس کی بات نے جیف کو بھی گہری سوچ میں ڈال دیا۔

جیسے جیسے ہم اس گتھی کو سلجھا رہے ہیں، مزید سوالات ہمارے سامنے کھڑے ہوتے جارہے ہیں، ایک سی سی ٹی وی فوٹیج سے ہم کہاں پہنچ چکے ہیں؟'' وہ ابھی بھی اسی طرح فکرمند تھی۔

جواباً جیف نے اپنا ہاتھ گریس کے ہاتھ پر رکھا اور نرمی سے دبایا:

تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر تم پریشان مت ہو، ہم اب مزید احتیاط سے کام لیں گے، ہمیں ٹریک کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہے کیونکہ ہم لوکل انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے، ہمیں موبائل فون پر بھی ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے محتاط رہنا ہوگا، مجھے یقین ہے کہ ہم اتنی جلدی پکڑ میں نہیں آسکتے اور جب تک کسی کو ہم پر شک ہوگا ہمارے پاس تمام ثبوت اکھٹے

ہو چکے ہوں گے۔''

وہ آہستگی سے بولا:

اگر ہم نظروں میں آ گئے تو ان ثبوتوں کا فائدہ کیا ہوگا؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا:

اس کی بات پر وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

لگتا ہے کہ تم نے Sherlock Holmes کی کوئی سیریز نہیں دیکھی؟''

کیا مطلب؟'' وہ خفگی سے بولی:

مطلب یہ کہ۔۔۔۔بلیک میلنگ کا نام تو سنا ہی ہوگا؟'' اس کے سوال پر گریس نے حیرت سے اسے دیکھا!

تم سی آئی اے کو بلیک میل کرو گے؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا جیف؟ تمہیں اندازہ ہے کہ تم کن لوگوں سے پنگا لے رہے ہو؟'' وہ اس کے دماغی توازن پر شک کرتے ہوئے بولی:

اوہ کم آن گریس! تھوڑا سا تو دماغ استعمال کرلو، اب تو ہم جاسوس بن گئے ہیں یار!''

اس بات پر اس نے جیف کو گھورا۔

دیکھو یہ بات ہم بھی جانتے ہیں کہ ہماری ملٹری ہماری حفاظت کے لئے ہے اور اگر کہیں کچھ غلط ہو رہا ہے تو ہم اپنی پوری ملٹری کو الزام نہیں دے سکتے، یہ چند مافیا کے لوگ ہیں جو معصوم لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں، اس سب کے پیچھے ان کے کیا مقاصد ہیں، یہ جاننے کے بعد ہمارے لئے ان کو بلیک میل کرنا آسان ہو جائے گا، یہ کب اور کیسے کرنا ہے اس کا فیصلہ میں خود کروں گا، ان کا سامنا بھی کسی کم چیز سے تو نہیں ہے، دنیا کے ماہر سافٹ ویئر

انجینئر سے ہے۔''

آخر میں وہ فخر سے کالر جھاڑتے ہوئے بولا: پھر خود ہی ہنس دیا۔

گریس نے اس کی شخصیت کا یہ رخ پہلی مرتبہ دیکھا تھا ورنہ وہ اسے ایک غیر سنجیدہ انسان سمجھتی تھی، اس کی سمجھداری اور بہادری اسے پہلی بار دکھائی دی تھی، شاید وہ دن بہ دن اس سے متاثر ہو رہی تھی۔

ایسے تو مت دیکھو، اچھا لگ جاؤں گا۔'' وہ مسکرا کر بولا: اب کی بار وہ بھی ہنس پڑی۔

اچھے تو تم لگتے ہی ہو، برے کب لگتے ہو؟'' گریس کے اس جملے نے اس کا دل جیسے باغ باغ کر دیا۔

کیا واقعی میں تمہیں اچھا لگتا ہوں؟'' وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

اس سے پہلے کہ تم مجھے زہر لگنے لگو اب اٹھو اور گھر واپس جاؤ، رات کے ڈھائی بج رہے ہیں۔'' اس نے مصنوعی خفگی کے ساتھ بات کا رخ موڑا اور اٹھ کھڑی ہوئی، اسی کے ساتھ جیف کی تمام خوش فہمی بھی ہوا ہو چکی تھی، یہ عورت بہت شاطر تھی۔

اتنی رات کو مہمان کو گھر سے نکالتے ہوئے شرم تو نہیں آتی نا؟ رات کے ڈھائی بجے ڈرائیو کر کے گھر جاؤں میں اب؟ وہ منہ بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اسی کے ساتھ سامان سمیٹ رہا تھا۔

گریس اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی، کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو جیف کندھے پر بیگ ڈالے تیار کھڑا تھا، اس نے تکیہ اور چادر اس کی طرف پھینکتے ہوئے کہا:

سو جاؤ یہاں صوفے پر! اور پلیز خراٹے مت لینا ورنہ میری نیند میں خلل پیدا ہوگا جو کہ

میں ہرگز برداشت نہیں کروں گی، پھر مت کہنا کہ چوکھٹ سے باہر کیوں سلایا؟'' طنز کے کئی ایک تیر برساتے ہوئے وہ اندر واپس چلی گئی۔

اس عورت سے شادی کر کے میں ساری زندگی کڑوی کسیلی ہی سنتا رہوں گا اور مجھے کبھی عزت نہیں مل سکے گی، کچھ اور انتظام کرنا پڑے گا مسٹر جیف!'' دل ہی دل میں اسے کوستے ہوئے وہ صوفے پر لیٹ گیا اور نیند کے مہربان ہونے کا انتظار کرنے لگا، گریس کے سامنے اس سے زیادہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

آج یونی ورسٹی سے واپسی پر جبریل بہت زیادہ تھک چکا تھا، چائے پی کر وہ اوپر اپنے کمرے میں آ گیا، اسے ایک اسائنمنٹ ملا تھا جس کی ڈیڈ لائن پرسوں کی تھی، پچھلے سیمسٹرز کی غفلت کے باعث اس کا جی پی اے کافی نیچے گر چکا تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ دن رات محنت کر رہا تھا۔

تھکن کے باوجود وہ اسائنمنٹ لے کر بیٹھ گیا، موضوع کا سرسری مطالعہ کرنے کے بعد وہ لائبریری سے ایشو کروائی گئی کتابیں بیگ سے نکالنے لگا، آج سارا دن روحان کی باتیں اس کے دماغ میں گھومتی رہی تھیں، روحان کا نظریہ اسے ہمیشہ سے متاثر کرتا تھا لیکن اس بار وہ اس کی باتوں کو ذہن سے نکال نہیں پا رہا تھا، انہی تمام سوچوں کے درمیان اس نے کتاب کھولی اور لیپ ٹاپ پر پہلی ہیڈنگ ٹائپ کی، کہیں دور سے روحان کی آواز نے اس کے دل ودماغ پر دوبارہ حملہ کر دیا:

''جب اہل ایمان اللہ کے فرماں بردار ہوں اور ایمان کے تقاضے پورے کر رہے ہوں اس وقت جو بھی مصیبت آتی ہے وہ آزمائش کہلاتی ہے، لیکن جب مسلمانوں کے عقیدے

میں بگاڑ اور اعمال میں بدعات اور اخلاق میں بدترین پستی آ جائے تو س وقت جو بھی مصیبت آتی ہے وہ یا تو تنبیہ (Warning) ہے یا وہ عذاب الٰہی ہے جو ان پر نازل ہو چکا ہے۔"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے سوچنے لگا، کیا ہماری قوم واقعی اس حد تک اللہ کی نافرمان ہو چکی ہے کہ اب ان پر عذابِ الٰہی نازل ہونے والا ہے اور وہ عذاب کس شکل میں ہو سکتا ہے؟" اس کے ذہن نے ایک اور سوال اٹھایا۔

یک دم اس کے دماغ میں ایک اور آواز گونجی:

"محکمہ موسمیات کی جانب سے پاکستان کے جنوبی علاقوں میں اس سال تاریخ کا سب سے بڑا اسیلاب آنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے، اگر اسی طرح شدید گرمی پڑتی رہی اور بارشوں کا سلسلہ نہ رکا تو جلد یا بدیر سیلاب دیہات کے ساتھ ساتھ شہروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس سے بے تحاشا تباہی کا خدشہ ہے۔"

یہ خبر آج شام کی چائے کے دوران انہوں نے ٹی وی پر سنی تھی، جسے لاشعوری طور پر اس کی یاداشت نے محفوظ کر لیا تھا۔

کیا یہی اللہ کا عذاب ہے یا پھر یہ پہلی وارننگ ہے؟" اس کا دل ایک لمحے کے لئے دہل گیا!

ایسا کیا کیا جائے کہ یہ عذاب ٹل جائے اور ہم لوگ کسی بڑے نقصان سے پہلے ہی سنبھل جائیں، معصوم لوگوں کی جانیں ضائع نہ ہوں اور ان کے گھر اور فصلیں تباہ نہ ہوں؟" وہ نہ جانے کتنی دیر تک بیٹھ کر اس موضوع پر سوچتا رہا۔

روحان کی آواز پھر اس کے کانوں میں گونجی:

اور ڈرو اس آزمائش سے جو مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک نہیں محدود رہے گی جنہوں

نے تم میں سے گناہ کیا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے"(سورۃ الانفال آیت ۲۵)۔

وہ کتابیں بند کئے سوچنے لگا لیکن اسے کوئی حل نظر نہیں آیا، قومی سطح پر لوگوں کو بدلنا انتہائی مشکل کام تھا، ہم اپنے اطراف موجود انسانوں کو نہیں بدل سکتے، انہیں دین پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے تو پوری قوم کو کیسے کریں گے؟

جب اس کا دل گھبرانے لگا تو وہ اٹھا اور کھڑکی کھول کر چوکھٹ پر بیٹھ گیا، ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے چہرے پر پڑا اور وہ ایک لمحے کے لئے کپکپا گیا مگر روحان کی طرح اسے بھی ٹھنڈ بہت پسند تھی، وہ گرما گرم کافی لے کر اکثر رات کو کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھ کر چاند کا نظارہ کیا کرتا تھا، آج بھی چاند کی تیرھویں تاریخ تھی اور وہ پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا، اسی چاند میں اسے ایک چہرہ دکھائی دیا، اس کے کھلے ہوئے سنہری بال دونوں شانوں سے نیچے گر رہے تھے، اس کی آنکھوں میں سمندر جتنی گہرائی تھی اور اس کی مسکراہٹ پھولوں سے بھی زیادہ خوبصورت تھی۔

اس ایک چہرے نے نہ جانے کتنے سالوں سے اس کے دل پر قبضہ جمایا ہوا تھا، وہ چاند میں اکثر ماہی کا عکس دیکھتا تھا، آج اسے وہ بے حد یاد آرہی تھی، اس کا دل چاہا کہ وہ اس کے ساتھ اپنے خیالات شیئر کرے، اسے بتائے کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور کیوں پریشان ہے؟ پہلے پہل اسے لگتا تھا کہ کچھ عرصے میں ماہی کا غصہ ختم ہوگا تو وہ خود رابطہ کرے گی مگر اب تو ایک ماہ ہونے والا تھا اور اس کی طرف سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا، کیا وہ واقعی اسے چھوڑ چکی ہے؟

یہ خیال ہی جبریل کو اندر تک توڑ دیتا تھا، اس سے آگے وہ کچھ نہیں سوچ پاتا تھا، ماہی کے بغیر وہ اپنی بقیہ زندگی کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

وہ بدستور چاند کو دیکھتے ہوئے کسی اور دنیا میں پہنچ چکا تھا، اپنی اور ماہی کی دنیا! یک دم چاند کو کچھ گہرے بادلوں نے ڈھکنا شروع کر دیا، وہیں اس کی سوچوں کا تسلسل بھی ٹوٹا، دیکھتے ہی دیکھتے تیرھویں کے آدھے چاند کو بادلوں نے ڈھک لیا تھا لیکن آدھا اب بھی دکھائی دے رہا تھا، یہ چمک تو رہا تھا مگر نامکمل تھا، بالکل اس کی زندگی کی طرح! ان کے رشتے پر بھی گہرے بادلوں کا سایہ پڑ گیا تھا مگر کہیں نہ کہیں اسے یہ امید بھی تھی کہ جیسے ہی یہ گہرے بادل ہٹیں گے تو چاند مکمل ہو جائے گا اور اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دوبارہ آسمان پر چمکنے لگے گا، نہ جانے وہ کتنی ہی دیر اس چوکھٹ پر بیٹھا سوچتا رہا۔

☆☆☆☆☆

وہ سب اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے، ویڈیو دیکھنے کے بعد مائیک اور آرتھر بھی حیران رہ گئے۔

مجھے بالکل امید نہیں تھی کہ ہمیں ان بے کار ریکارڈنگز کے درمیان کوئی ثبوت مل سکے گا۔'' مائیک نے شرمندگی سے کہا:

یہ وہی ویڈیو ہے جو میں نے اور گریس نے دیکھی تھی مگر اس میں ایسا کیا ہے جس کو دیکھنے کے بعد ڈیزی کو مار دیا گیا؟'' آرتھر کچھ سوچتے ہوئے بولا:

یہی تو سب سے اہم سوال ہے جس کا جواب اب ہمیں تلاش کرنا ہے۔'' جیف نے لیپ ٹاپ اپنی گود سے اٹھا کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا، اسکرین پر مستقل ویڈیو ریوائنڈ پر چل رہی تھی۔

ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ڈیزی کو مزید کیا پتہ چلا تھا؟'' گریس نے تھکے ہوئے لہجے کے ساتھ کہا:

تم سب مایوس مت ہو، ہم جلد اس کہانی کو بھی سلجھا لیں گے، کوئی بھی قتل وہاں سے شروع نہیں ہوتا جہاں سے Victim کی ڈیڈ باڈی ملتی ہے، جہاں قتل ہوا وہ سب سے آخری پوائنٹ ہوتا ہے، کہانی کی شروعات کہاں سے ہوئی اور نوبت قتل تک کیسے پہنچی؟ یہ بات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔'' وہ آہستگی سے بولا:

ان تینوں نے چونک کر اسے دیکھا!

بات تو بہت گہری ہے اور پھر ہم نے ڈیزی کی بہن سے وعدہ بھی کیا ہے، اسے ہم سے بہت امیدیں ہیں۔'' مائیک سر جھکائے بولا:

پہلا ثبوت مل گیا ہے، اسی کی مدد سے ہم باقی سیڑھیاں چڑھیں گے، مجھے امید ہے کہ بہت جلد یہ پہیلی حل ہو جائے گی۔'' یہ کہتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا، گریس بھی اس کے ساتھ آفس سے باہر آ گئی۔

تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟'' وہ اب اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

میں یہ ویڈیو مارتھا کو دکھانے جا رہا ہوں۔'' اس کی بات پر وہ چونکی!

واٹ؟؟ تم پاگل ہو گئے ہو؟ تم اس پر بھروسہ کیسے کر سکتے ہو جبکہ تم جانتے ہو کہ وہ تمہیں اپنے مفاد کے لئے استعمال کر رہی ہے؟''

ہاں! میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ مجھ پر بھروسہ رکھو اور خاموشی سے دیکھتی رہو۔'' وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا: لفٹ آ چکی تھی، وہ اسے وہیں چھوڑ کر لفٹ میں داخل ہوا اور Exit کا بٹن دبا دیا۔

نہ جانے یہ آدمی کیا کرنے جا رہا ہے؟'' اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سوچا۔

☆☆☆☆☆

اس وقت وہ Royal coffee shop پر موجود تھا جو واشنگٹن کی مشہور اسٹریٹ FLORIDA AVENUE پر واقع تھی، یہ ایک انڈور کافی شاپ تھی اور ان کی ملاقات کے لئے ایک محفوظ جگہ تھی۔اس نے پینٹ شرٹ کے اوپر ہوڈی پہن رکھی تھی اور ہوڈی کو چہرے پر گرا لیا تھا۔

باہر کی ٹھنڈ کی نسبت یہاں کا گرم ماحول اسے اچھا لگ رہا تھا، مارتھا ابھی نہیں پہنچی تھی، یہ سہ پہر کا وقت تھا، وہ کافی میں بے مقصد چمچ ہلاتے ہوئے گلاس ڈور سے باہر دیکھ رہا تھا، یہ Reflective Window سے بنا گلاس تھا جس کے باعث کوئی اندر نہیں جھانک سکتا تھا، وہ دیکھ رہا تھا کہ ہر ایک اپنی زندگی میں رواں دواں تھا، کسی کے پاس رک کر دو لمحے سوچنے کا بھی وقت نہیں تھا، اپنی 9 to 5 روٹین سے ہٹ کر کوئی زندگی میں ہونے والے غیر معمولی واقعات پر اس کی طرح نہیں سوچتا تھا، کیا وہ واقعی دوسرے انسانوں سے مختلف تھا یا اس نے جان بوجھ کر خود کو ان دیکھی مصیبتوں میں پھنسا لیا تھا؟

یہ تمام سوالات اسے اکثر و بیشتر شدید پریشان کرتے تھے لیکن وہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ جو لوگ رک کر اپنی زندگی میں ہونے والے غیر معمولی واقعات پر غور نہیں کرتے وہ ایک غلامی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں کیونکہ ہماری زندگیوں میں کچھ بھی اتفاق نہیں ہوتا، بس ہم غور نہیں کرتے ہیں، اسے یقین تھا کہ اس کا یہاں موجود ہونا بھی اتفاق نہیں ہے۔

ہائے جیف! ہاؤ آر یو سویٹ ہارٹ!'' مارتھا کی شوخ آواز پر اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا، اسے احساس ہوا کہ وہ کافی دیر سے کافی میں بے مقصد چمچ چلا رہا ہے۔

ہائے کیسی ہو؟'' چمچ کو پلیٹ میں واپس رکھتے ہوئے اس نے پوچھا:

آئی ایم پرفیکٹ ! بس جب سے تمہاری کال آئی ہے تب سے میں یہی سوچ رہی ہوں کہ ایسا کیا خاص ہے جو تم مجھے دکھانے والے ہو؟''

اس کے لہجے سے خوشی اور جوش ظاہر ہو رہا تھا۔

خوش تو ایسے ہو رہی ہے جیسے پرو پوز کرنے والا ہوں۔''اس نے دل ہی دل میں سوچا اور بظاہر مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے بولا:

ایسا ثبوت ہے جس سے تمہاری نیندیں اڑ جائیں گی۔''

اس بات نے مارتھا کا تجسس کچھ اور بڑھا دیا۔

واؤ؟ رئیلی ؟''

اگلے ہی لمحے اس نے اپنے بیگ سے لیپ ٹاپ نکال کر ٹیبل پر رکھا اور ویڈیو کو اسکرین پر پلے کر دیا۔

اب مارتھا کی توجہ اسکرین پر تھی، بیس سیکنڈ کا یہ کلپ دیکھنے کے بعد اس نے اپنا سر اٹھایا اور سوالیہ نگاہوں سے جیف کی طرف دیکھا۔

یہ کیا ہے؟''

یہی وہ ویڈیو ہے جو میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں، یہ کوئی معمولی ویڈیو نہیں ہے بلکہ ایک بہت اہم ثبوت ہے، تم غور تو کرو!'' یہ کہہ کر وہ مارتھا کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا جہاں اب بھی سوالیہ نشان دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بولنا شروع کیا:

یہ فوجی پچھلے کئی گھنٹوں سے اس کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا ہے، تم یہاں کونے پر موجود وقت کی

مدت چیک کرو، پھر تم غور کرو کہ اسکرین پر ورلڈ میپ کھلا ہے اور اس میں کچھ شہر بڑے فونٹ سے ہائیلائٹ ہیں، ان کے اوپر لال رنگ کا گول نشان دکھائی دے رہا ہے، اب اسکرین کے دوسرے سرے پر دیکھو تو وہاں لفظ TARGET بار بار ابھر رہا ہے، پھر اگر تم ویڈیو کو زوم کر کے دیکھو تو جن شہروں پر لال رنگ کا نشان لگا ہے وہ تمام مسلم ممالک ہیں جن میں کسی نہ کسی قسم کا تنازع چل رہا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا، اب کی بار مارتھا نے ایک ایک چیز کو بغور دیکھا، کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا اور پوچھا:

جیف کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ کس تاریخ کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے؟''

12 November 2022، قریباً دو ماہ پہلے کی۔'' اس نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا:

تم جانتے ہو اس دن کیا ہوا تھا؟'' اس کی آواز میں اب حیرانگی محسوس کی جاسکتی تھی، وہ چونکا اور نفی میں سر ہلایا۔

اس دن نارتھ ابو کلام میں IRGC پر ایئر اسٹرائیک اٹیک کیا گیا تھا۔''

مارتھا کی بات پر اس نے ناسمجھی سے پوچھا:

IRGC کیا چیز ہے؟''

Islamic Revolutionary Guard Corps، یہ ایران کی طرف سے ایک ملٹری اور انٹیلی جنس تنظیم بنائی گئی تھی تا کہ مسلم ممالک پر حملہ کرنے والے دشمنوں سے لڑا جا سکے، اسے امریکہ اور اسرائیل سمیت مختلف ممالک دہشت گرد تنظیم مانتے ہیں، تم گوگل کر کے دیکھو تو تمہیں اس پر کئی آرٹیکل ملیں گے جس میں اس تنظیم کا بائیکاٹ کرنے کا واضح

اعلان کیا گیا ہے۔''

وہ سانس لینے کو رکی:

اکتوبر سے یہ تنظیم جارڈن اور سیریا پر حملہ کرنے والے دشمنوں کے خلاف آپریشن کر رہی تھی، 12 نومبر کے دن سیریا میں موجود اس کے ہیڈکوارٹر کو ایئر اسٹرائیک کر کے تباہ کر دیا گیا۔'' وہ بے یقینی سے مارتھا کی طرف دیکھنے لگا!

کیا واقعی؟ مگر ایسا کیا کس نے؟''

خفیہ ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ کام یو ایس ملٹری کا ہے لیکن اس کے پیچھے اسرائیل اور امریکہ کے مشترکہ مفادات ہیں، یہ بات ابھی تک حتمی طور پر ثابت نہیں ہو سکی کہ یہ حملہ کروایا کس نے تھا؟ کیونکہ دشمنوں نے کوئی ثبوت باقی نہیں چھوڑا، اپھر کسی کی ہمت ہی نہیں ہے کہ وہ ثبوت لے کر مین اسٹریم میڈیا پر آ سکے، سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر یہ حملہ امریکہ کی ملٹری یا انٹیلی جنس کو استعمال کر کے کروایا گیا ہے تو ہمارا ملک کیوں ان جنگوں میں انوالو ہو رہا ہے؟ یہ ہمارے عوام کے لئے بڑا خطرہ ہے۔'' مارتھا کی بات سے وہ بھی سوچ میں پڑ گیا۔

پھر تو یہ ویڈیو ایک بہت بڑا ثبوت ہے، یہ اسی دن کی ریکارڈنگ ہے جس دن یہ بڑا حادثہ ہوا، اگر ہم اس گول دائرے پر غور کریں تو یہ سیریا اور جارڈن دونوں پر لگا ہوا ہے'' وہ اسکرین کو بغور دیکھتے ہوئے بولا:

نہیں جیف! اگر تم غور کرو تو یہ سیریا پر نہیں بلکہ ابوکمال پر لگا ہوا ہے، جہاں ان کی ملٹری بیس تھی، یہ شہر دریائے فرات کے پاس واقع ہے، دریائے فرات جو صدیوں پرانا دریا ہے اور اس کا پانی غیر یقینی طور پر سوکھتا جا رہا ہے، مسلمانوں کی کتاب میں اسے دنیا کے اختتام کی ایک بڑی نشانی قرار دیا گیا ہے۔''

وہ خاموش ہوگئی۔

یہ سب کچھ بہت عجیب ہے، کیا واقعی اس دن ہونے والے حملے میں ہماری ملٹری کا کوئی ہاتھ تھا؟'' جیف کو جیسے اب بھی یقین نہ ہو!

بالکل ہوسکتا ہے! اب تو ثبوت بھی ہمارے سامنے ہے۔'' مارتھا نے کہا:

اس نے گہری سانس کھینچی اور یو ایس بی کو لیپ ٹاپ سے باہر نکال کر واپس اپنے بیگ میں رکھنے لگا۔

تم یہ یو ایس بھی مجھے دے دو، میں اس ویڈیو کو اپنے ذرائع سے میڈیا میں پھیلانا چاہتی ہوں، یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔'' مارتھا نے اگلے ہی لمحے کہا:

یہ سب کچھ اتنی جلدی کرنا مناسب نہیں رہے گا، ہمیں تھوڑا رکنا چاہیئے، میں نہیں چاہتا کہ ابتدائی مرحلے میں ہی وہ باخبر ہوجائیں اور کیا معلوم یہ صرف ہمارے اندازے ہوں؟''

اس کی بات پر مارتھا نے تائید میں سر ہلا دیا، جیف نے یو ایس بی اپنے بیگ میں ڈال لی، مارتھا کی کافی آچکی تھی، اس نے بھی اپنی کافی گرم کروالی تھی، وہ دونوں کافی کا سپ لینے لگے، گلاس ڈور سے سورج کے غروب ہونے کا منظر دیکھا جاسکتا تھا۔

یک دم مارتھا کے ہاتھ سے کافی کا کپ پھسل کر ٹیبل پر گرا، کچھ کافی چھلک کر جیف کے کوٹ پر بھی جا گری۔

اوہ! معافی چاہتی ہوں، تم مجھے اپنا کوٹ دو، میں ابھی دھو کر لاتی ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھنے لگی۔

اٹس اوکے! میں صاف کرلیتا ہوں، سامنے ہی واش روم ہے۔'' اس نے اپنا کوٹ اٹھایا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا، آج اس کی قسمت میں سکون سے کافی پینا لکھا ہی نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو مارتھا جانے کے لئے تیار کھڑی تھی، اس نے اپنا بل بھی پے کر دیا تھا۔

گڈ بائے، میٹ یوسون!'' اسے سی آف کر کے وہ کاؤنٹر کی طرف چلا آیا، اپنا بل ادا کر کے وہ تیزی سے باہر نکلا اور پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا، ڈی آئی کا آفس چند بلاکس دور تھا، اسے یقین تھا کہ وہ تینوں اب بھی وہاں موجود ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

روحان ابھی ابھی اسائنمنٹ جمع کروا کے نکلا تھا کہ اسے دور سے ہی جبریل کینٹین میں بیٹھا دکھائی دیا، وہ اس وقت اکیلے بیٹھا ہوا تھا اور ٹیبل بھی کسی قسم کے لوازمات سے خالی تھی، اسے تشویش ہوئی، قریب جا کر اس نے جبریل کو آواز دی مگر وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

جبریل!'' اس نے آہستگی سے اس کا کندھا ہلایا جس پر وہ بری طرح چونک گیا!

تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا!''

کہاں کھوئے ہوئے تھے، آواز بھی دی میں نے تمہیں لیکن تم نے سنی ہی نہیں!'' وہ اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور ساتھ ہی ویٹر کو اشارہ کیا۔

کچھ منگوایا نہیں تم نے!''

جواباً وہ خاموش رہا، روحان نے پھر اصرار کیا تو وہ بےزاری سے بولا:

۔بس ویسے ہی دل نہیں چاہا۔''

کیا ہوا ہے، کوئی بات ہوئی ہے؟'' وہ مزید پریشان ہو گیا، جبریل کی عادت نہیں تھی یوں خاموش بیٹھنے کی، وہ پہلے کی نسبت کافی سنجیدہ ہو چکا تھا مگر شوخی اب بھی اس کی طبیعت کا حصہ

تھی۔

فائقہ کو لے کر پریشان ہوں۔''اس کے جواب پر روحان کی آئی بروز سوالیہ انداز میں اٹھیں۔

فائقہ؟اسے کیا ہوا؟''

اس نے ایک سرد آہ بھری اور کہنا شروع کیا:

تمہیں یاد ہوگا کہ فائقہ کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس کے دوملین سے زیادہ ویوز تھے، وہیں سے اسے کسی پروڈیوسر نے اپروچ کیا اور ایک ڈرامے میں ایکٹنگ کی آفر کی، پرسوں وہ آڈیشن دینے گئی تھی اور اس نے آڈیشن کلیئر کرلیا ہے، اب وہ شوٹنگ شروع کروانے والے ہیں۔''

اوہ۔۔ یہ تو واقعی پریشان کن بات ہے،ہمیں اسے سمجھانا چاہیئے ،یہ انڈسٹری ظاہری چکا چوند کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

اسی کے ساتھ اس کے ذہن میں ایک بار پھر وہ بھیانک خواب گھومنے لگا۔

فائقہ میری بہنوں جیسی ہے، میں نہیں چاہتا کہ وہ غلط ہاتھوں میں چلی جائے۔''

جبریل کی بات پر اس نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا:

آریان کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟''

وہ تو ہمیشہ سے ہی اس کو سپورٹ کرتا آیا ہے، بقول اس کے وہ اپنی منگیتر کے خوابوں کو دل سے عزت دینا چاہتا ہے۔''جبریل نے تاسف سے کہا:

چلو ہم فائقہ کے پاس چلتے ہیں اور اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھ

کھڑا ہوا، جبریل نے بھی اپنا بیگ اٹھایا اور وہ دونوں کچھ کھائے پیئے بغیر کیفے ٹیریا سے باہر آ گئے، ان کا رخ اب گراؤنڈ کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆

تم لوگ دیکھنا میں بہت جلد ایک مشہور اداکارہ بن جاؤں گی اور پھر تم لوگ میرے نام پر فخر کرو گے۔'' وہ ابھی فائقہ کے نزدیک پہنچے تھے کہ اس کی آواز ان دونوں کے کانوں میں پڑی۔

اوہ واؤ یار! تم بہت خوش قسمت ہو، یونی ختم ہوتے ہی تمہیں کتنی بڑی آفر آ گئی۔'' اس کی چہیتی دوست ماہ نور نے حسرت سے کہا: وہ فائقہ کی دیکھا دیکھی کئی ویڈیوز بنا چکی تھی لیکن اس کے لائیکس اور فالورز بڑھتے ہی نہیں تھے جس کے باعث وہ ہر وقت ڈپریشن میں رہتی تھی۔

اگلے ماہ سے پیپر شروع ہیں، کیا وہ تمہیں تیاری کے لئے وقت دیں گے؟'' ماہ جبین نے پوچھا:

مجھے امتحان دے کر کیا کرنا ہے؟ اس فیلڈ میں کسی ڈگری کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، بغیر ڈگری کے صرف اداکاری سے ہی بے پناہ پیسہ ملتا ہے کہ تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتیں۔'' اس کی آنکھوں میں ڈھیروں خواب تھے اور لہجے میں بلا کا جوش!

مگر فائقہ فیشن ڈیزائننگ تو تمہارا شوق تھا، تمہارے امی ابو نے کتنی محنت سے تمہیں پڑھایا تھا، بھول گئی ہو کیا، آخری سیمسٹر کے امتحانات تو دے دو؟'' ماہ نور حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو اپنی ڈگری ادھوری چھوڑ کر جانے کا سوچ رہی تھی۔

میں انہیں تین گنا پیسے لوٹا کر دوں گی دیکھنا تم! اور میرے پاس اب ان چیزوں کے لئے وقت نہیں ہے، تم تو جانتی ہو کہ آخری سیمسٹر کے بعد ایک سال کی پریزنٹیشن بھی بنانی ہوتی

ہے جس میں ڈیزائنز کی پوری ایلبم بنانا پڑے گی، افف...... میں نہیں کر سکتی!'' وہ جھنجھلا کر بولی:

اس بات پر روحان اور جبریل نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، وہ جانتے تھے کہ فائقہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی لڑکی ہے جسے اس کے ماں باپ نے بہت مشکلوں سے پڑھایا ہے اور وہ اس انڈسٹری کے لئے اپنا کیریئر تک داؤ پر لگانے کو تیار تھی؟ انہیں بے حد افسوس ہو رہا تھا۔

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔'' اب کی بار جبریل نے اسے براہ راست مخاطب کیا۔

اوہ فرینڈز آؤ! مجھے تم لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔'' وہ پر جوش ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہم جانتے ہیں جو تم ہمیں بتانا چاہتی ہو اسی لئے ہم تمہیں سمجھانے آئے ہیں، تم اپنا کیریئر کیوں داؤ پر لگا رہی ہو؟ پہلے آخری سیمسٹر مکمل کر لو پھر اس بارے میں سوچ لینا۔'' روحان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا:

کیسی باتیں کر رہے ہو تم لوگ؟ ایسی آفرز ہر وقت نہیں آتی ہیں، میں دو تین ماہ پڑھائی کے چکر میں ضائع کر دوں اور یہ پروجیکٹ کسی اور اداکارہ کو مل جائے؟'' وہ حیرت سے ان دونوں کے چہروں کو تک رہی تھی جو اس وقت مضحکہ خیز باتیں کر رہے تھے۔

فائقہ سمجھنے کی کوشش کرو، یہ گلیم کی دنیا اندر سے اتنی ہی اندھیری ہے جتنی قبر، تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم جاؤ گی، ڈرامے کی شوٹنگ کرو گی اور مشہور ہو جاؤ گی؟ پھر؟ پھر کیا ہوگا؟'' جبریل نے پوچھا:

پھر مجھے مزید بڑے پروجیکٹس آفر ہوں گے۔''

پھر؟ تمھیں کیا لگتا ہے کہ ایک کے بعد ایک پروجیکٹ تم آسانی سے کرتی جاؤ گی؟''

تو؟''اس نے جبریل کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے فائقہ!اور انسان جب تک وہ قیمت چکا نہیں دیتا اسے اپنی مطلوبہ شے نہیں ملتی ہے، مشہوری کی بھی ایک قیمت ہے جو تم سے مانگی جائے گی، یہ انڈسٹری ویسی نہیں ہے جیسی دکھائی دیتی ہے، ہزاروں مقابل ہیں جنہیں روند کر تم تب ہی اوپر جا سکتی ہو جب تم ہر وہ کام کرو جو ڈائریکٹر اور پروڈیوسر چاہتے ہیں اور ضروری نہیں کہ تمھیں ہر جگہ اچھے انسان ملیں، زیادہ تر لوگ انتہائی گھٹیا ہوتے ہیں، ان سب سے اپنا دامن کیسے بچاؤ گی؟'' جبریل کی اس بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا لیکن جب انسان کی عقل پر پردہ پڑ جائے تو وہ گرے بغیر سنبھل نہیں سکتا۔

اس نے بھی ایک کمزور دلیل پیش کی:

تم لوگ جیسا سمجھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے اور مجھے اگر کسی نے کچھ ایسا ویسا کہا تو میں۔۔۔۔۔

توتم چھوڑ آؤ گی؟''روحان نے درمیان سے اس کی بات کاٹی۔

ہاں تو!''اس نے جواباً کہا:

پھر؟ پھر کیا مستقبل ہوگا؟ نہ ادھر کی رہو گی نہ ادھر کی؟ اسی لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ پہلے ڈگری مکمل کر لو تم کچھ سوچ لینا۔''روحان نے اسے سمجھانے کی ایک آخری کوشش کی لیکن اسی دوران آریان اس کا دفاع کرنے کے لئے نازل ہو گیا۔

تم کس قدر بے غیرت انسان ہو جو اپنی منگیتر کو اس انڈسٹری میں جھونک رہے ہو۔''جبریل نے اسے دیکھتے ہی درشتگی سے کہا:

اوہ کم آن! میں اس کے پیچھے کھڑا ہوں یار! اسے سپورٹ کرنے کے لئے ہر وقت موجود ہوں، تم لوگ فکر مت کرو۔" اس نے انتہائی پر سکون انداز میں جبریل کی بات کا جواب دیا:

آریان اپنی آنکھیں کھولو، تم اسے سمجھانے کے بجائے شہ دے رہے ہو، بعد میں خود پچھتاؤ گے۔" روحان نے آہستگی سے کہا لیکن آریان اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹا۔

کوئی نہیں پچھتائے گا اور تم لوگ اس کو حوصلہ دو، مایوس مت کرو" یہ کہہ کر اس نے فائقہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے لے کر چلا گیا، وہ دونوں فکر مندی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

☆☆☆☆☆

شام کے سات بج رہے تھے، آفس ٹائمنگز ختم ہو چکی تھیں لیکن ایک اہم خبر کے سلسلے میں وہ اپنے کیبن میں بیٹھی ضروری نکات کو ترتیب دے رہی تھی، آئی بی سی امریکہ کے چند بڑے نیوز چینلز میں سے ایک تھا جس نے عوام کے درمیان اپنی ساکھ کامیابی سے برقرار رکھی ہوئی تھی، مارتھا ہر وقت نت نئی خبروں کی کھوج میں لگی رہتی تھی جس کے باعث اس کے ہاتھ ایسی خبریں لگ جایا کرتیں جو بڑی انوکھی ہوتی تھیں۔

اس کا سوشل سرکل بہت وسیع تھا جس کے پیچھے اس کا مقصد ہر شعبے میں موجود لوگوں پر گہری نگاہ رکھنا تھا، وہ پریس کی طرف سے ہونے والی کوئی بھی تقریب مس نہیں کرتی تھی جس کے باعث شہر کے کئی امراء سے اس کے تعلقات بڑھ گئے تھے، وہ ان تعلقات کو وقت پڑنے پر اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنا بھی جانتی تھی، اسے لوگوں کی ذاتی زندگیوں میں خاص دلچسپی تھی، کبھی کبھی کارنر اسے سمجھاتا تھا کہ کہیں وہ کسی بڑی مصیبت میں نہ پھنس جائے لیکن یہ جاسوسی اب اس کی فطرت کا حصہ بن چکی تھی جس کے باعث چینل کی ریٹنگ بھی دن

یہ دن بڑھتی جا رہی تھی۔

یہ فیلڈ اس کا پیشن بھی تھا اور جب پیشن آپ کے رزق کا ذریعہ بن جائے تو انسان دوسروں کی نسبت کئی گنا زیادہ ترقی کر سکتا ہے، یہی مارتھا کے ساتھ بھی تھا، وہ اس کام کو دل سے کرتی تھی اسی وجہ سے آئی بی سی میں کوئی بھی جرنلسٹ اس کے مقابلے کا نہیں تھا۔

وہ لیپ ٹاپ پر جھکی ہیڈ لائنز کے لئے ایک اہم خبر ٹائپ کر رہی تھی کہ یک دم اس کی گود میں رکھا موبائل فون بجا ، اس نے چونک کر اسکرین کی طرف دیکھا، وہاں PRIVATE لکھا جگمگا رہا تھا، یہ Anonymus کال تھی، سیکنڈز کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ میں اس جاسوس کی تصویر ابھری، تیسری بیل پر مارتھا نے فون اٹھا لیا۔

امید کرتا ہوں مس مارتھا کہ آپ خیریت سے ہوں گی۔'' دوسری طرف سے غیر امریکن لہجے میں کہا گیا، اسے یہ آواز پہچاننے میں دقت نہیں ہوئی تھی، یہ وہی شخص تھا جس نے اسے وہ ثبوت بھیجے تھے جو اس نے جیف کو دکھائے تھے، شاید آج اس کے پاس پھر کچھ نیا تھا، اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

جی میں خیریت سے ہوں۔''

آپ نے میری بھیجی ہوئی تصویریں اب تک اپلوڈ نہیں کیں؟'' دوسری طرف سے خفگی سے کہا گیا:

میں صحیح وقت آنے کا انتظار کر رہی ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنے اطراف میں نگاہ دوڑائی، فی الحال آفس میں کوئی موجود نہیں تھا۔

اور یہ صحیح وقت کب آئے گا؟'' دوسری طرف سے تنک کر پوچھا گیا:

تمہیں مارتھا رپورٹر پر بھروسہ رکھنا ہوگا، خیر یہ بتاؤ کہ آج کوئی خاص خبر ہے؟'' اس کے

لہجے میں تجسس تھا۔

ہاں! ایک ایسی خبر ہے جس سے تمہاری دنیا ہل کر رہ جائے گی، شاید آج کا دن تم اپنی زندگی کی کتاب میں سنہری حرفوں سے لکھو گی۔'' اس جاسوس نے ڈرامائی انداز میں کہا: مارتھا کا دل زور سے دھڑکا، نہ جانے آج اس کے ہاتھ کتنی بڑی خبر لگنے والی تھی!

ہاں کہو! میں سن رہی ہوں۔''

تمہارے پاس جو ویڈیو ہے مجھے وہ چاہئے۔'' اس بات پر وہ چونکی!

کیا مطلب؟ کون سی ویڈیو؟''

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کون سی ویڈیو کی بات کر رہا ہوں، وہی ویڈیو جو تم نے کافی شاپ میں بیٹھ کر اس لڑکے کی یو ایس بی سے چرائی تھی۔''

مارتھا کا سر ایک لمحے کے لئے چکرا گیا، اس نے موبائل اسکرین کی طرف حیرت سے دیکھا، کیا یہ شخص اس کی جاسوسی کر رہا ہے؟

ت۔۔۔تم کون ہو، میرے پاس کوئی ویڈیو نہیں ہے۔'' اسے پہلی بار اس شخص سے خوف محسوس ہوا!

پریشان نہ ہوں مس مارتھا! میں آپ سے اس ویڈیو کے بدلے ایک بہترین سودا کرنا چاہتا ہوں۔''

کیسا سودا؟'' اسی کے ساتھ اس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

تمہیں اس ویڈیو کے بدلے اتنے ڈالرز دیئے جائیں گے کہ آئی بی سی کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور تمہارا نام بھی کہیں نہیں آئے گا، ورنہ تم جانتی ہو کہ اس ویڈیو کو اپنے چینل کے

ذریعے وائرل کرنے کے بعد تم اور تمہارا باس سی آئی اے کے ہاتھوں زندہ نہیں بچیں گے۔‘‘

دوسری طرف سے انتہائی سنجیدگی سے کہا گیا:

اس کی سانس ابھی تک حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔

آرام سے، پانی پئیں مادام!‘‘

مگر تم ہو کون؟ لہجے سے امریکن تو نہیں لگتے اور تم اس ویڈیو کا کیا کرو گے؟‘‘ اس نے بمشکل اپنے لہجے پر قابو پاتے ہوئے کہا:

اس سوال کا جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتا، ڈیل ڈن ہو تو میسج کر دیجئے گا، ورنہ ۔۔۔۔۔دوسرا آپشن تو خیر ویسے بھی نہیں ہے آپ کے پاس مس مارتھا!‘‘

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسکرا رہا تھا، اسی کے ساتھ کال ڈسکنکٹ ہوگئی، آخر یہ شخص کون تھا جس نے اتنی باریک بینی سے اس پر نگاہ رکھی ہوئی تھی؟

چند لمحوں بعد اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن موصول ہوا، یہ اسی جاسوس کی طرف سے تھا، میسج میں ڈالرز کا فگر دیکھ کر وہ کرسی سے گرتے گرتے بچی، اس نے کئی مرتبہ پڑھا لیکن فگر اپنی جگہ سے نہیں ہلا، کیا یہ شخص پاگل تھا؟ یا اس کے پاس قارون کا خزانہ تھا؟

یہ سی آئی اے سے تو بالکل بھی نہیں تھا کیونکہ اگر انہیں خبر ہو جاتی تو وہ اسے ڈرا دھمکا کر یا مار کر یہ ویڈیو حاصل کر لیتے، اتنی بڑی آفر کبھی نہ دیتے، یہ شخص یقینا کوئی ملک دشمن تھا جس کا اس ویڈیو کے پیچھے کوئی گہرا مفاد چھپا ہوا تھا، ایک لمحے کے لئے حب الوطنی جیسے جذبے نے اس کے اندر انگڑائی لی لیکن ڈالرز کے فگر پر دوبارہ نگاہ پڑتے ہی تمام حب الوطنی وہیں ڈھیر ہوگئی۔

ڈیل ڈن! میں تمہیں یہ ویڈیو دینے کے لئے تیار ہوں۔‘‘ میسج ٹائپ کر کے اس نے سینڈ کا

بٹن دبا دیا۔

☆☆☆☆☆

Islamic Revolutionary Guard Corps"

گریس اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے بلند آواز میں پڑھنے لگی، باقی سب بھی اس کی طرف متوجہ تھے۔

"یہ فوج ایران نے تشکیل دی تھی جس کے پیچھے مقصد ایران میں غیر ملکی مداخلت کو روکنا، فوجیوں کی بغاوت کو ناکام بنانا اور اسلامی انقلاب جیسے نظریہ کو نقصان پہنچانے والی تحریکوں کو کچلنا تھا۔ اکثر ممالک کے نزدیک یہ ایک دہشت گرد تنظیم ہے لیکن ایران اسے ایک مسیحا کے طور پر پیش کرتا آیا ہے، یہ تنظیم اب باقاعدہ طور پر ایران کی فوج کا کردار ادا کر رہی ہے اور یہی فوج ایران کے نیوکلیئر اور میزائل پروگرام کی حفاظت کرنے کے لئے بھی تعینات کی گئی ہے، اس نے ایران کے معاشرتی اور سیاسی نظام کو بہت بہتر بنا دیا ہے، آہستہ آہستہ یہ اس قدر مضبوط ہوتی گئی کہ اب اس کے پاس اپنی گراؤنڈ فورس، ایئر فورس اور انٹیلی جنس ایجنسی موجود ہے۔ دشمن کافی عرصے سے اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں، چند سال پہلے ترکی میں ایک جہاز کریش کروا کے اس فوج کے جرنل Ahmad Kazemi, کو شہید کر دیا گیا تھا، پہلے اس نے کئی سال لبنان میں جنگ لڑی اور اب یہ شام اور عراق میں بھی جنگ لڑ رہی ہے، شام میں ان کی ایک اہم بیس کو نشانہ بنا کر ختم کر دیا گیا ہے جس کے بارے میں ابھی تک حتمی طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حملے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟"

وہ خاموش ہو گئی۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ ورلڈ وار 2 کے بعد سے مسلسل کسی نہ کسی ملک میں جنگ کیوں

چھڑی رہتی ہے؟'' مائیک بے زاری سے بولا:

یقیناً اس سے کسی کو تو فائدہ پہنچ رہا؟'' آرتھر کچھ سوچتے ہوئے بولا:

کیا معلوم ڈیزی کو بھی اس ویڈیو سے IRGC پر اٹیک کا پتہ چلا ہو؟'' گریس نے آہستگی سے کہا:

یا شاید اس سے بھی کچھ بڑا!'' جیف اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔

اس سے بڑا؟ مگر وہ کیا ہو سکتا ہے؟'' مائیک نے اپنے دماغ کو دوڑانے کی کوشش کی جو اس وقت خالی ہو چکا تھا، سارا دن کامبیٹ کے متبادل سافٹ ویئر پر کام کرتے کرتے وہ اب تھک چکا تھا۔

یہی تو سوال ہے۔'' جیف نے کہا:

فی الحال تو میں مزید اپنے دماغ کو تھکانا نہیں چاہتا ہوں، سو گائیز گڈ نائٹ!'' یہ کہہ کر مائیک اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا سامان سمیٹنے لگا۔

میں بھی گھر جا رہا ہوں، کافی دیر ہو گئی ہے، صبح سافٹ ویئر پر کام بھی کرنا ہے۔'' آرتھر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا:

مجھے ڈیڈ کو لینے ائرپورٹ جانا ہے، آج ان کی فلائٹ ہے، وہ دو دن کے لئے شکاگو سے واپس آ رہے ہیں۔'' گریس اپنے ہاتھ میں بندھی ریسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

اوہ تمہارے ڈیڈ آ رہے ہیں؟'' وہ چونکا!

ہاں! میں اب نکلتی ہوں، گڈ نائٹ!'' اسی کے ساتھ وہ اپنا پرس اٹھائے باہر نکل گئی۔

سب لوگ جا چکے تھے اور وہ الجھے دماغ کے ساتھ اکیلا رہ گیا تھا، گھر جا کر وہ مزید اپنے

دماغ کرا لجھانا نہیں چاہتا تھا، اسے اس وقت کوئی چاہئے تھا جس سے وہ یہ تمام باتیں ڈسکس کر سکے، یک دم اس کے ذہن میں ایک شخص کی تصویر ابھری، اس وقت اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا، وہ تیزی سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆

امتحانات میں ایک ماہ رہ گیا تھا اور فائقہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے پہلے ڈرامے کی شوٹنگ کے لئے کراچی جا چکی تھی، اس کے اماں ابا سخت خفا تھے کیونکہ وہ لوگ ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے جہاں اداکاری کو سب سے برا کام سمجھا جاتا تھا لیکن ڈرامے پھر بھی چوبیس گھنٹے دیکھے جاتے تھے، وہ دونوں اس بات سے خوف زدہ تھے کہ معاشرے کا سامنا کس طرح کریں گے؟ لیکن آریان کے اصرار اور سپورٹ کے آگے انہیں بالآخر گھٹنے ٹیکنے پڑے۔

کل رات آریان کراچی سے واپس آیا تھا اور آج انہیں کیفے ٹیریا میں بیٹھا دکھائی دیا ،جبریل کے اشارہ کرنے پر وہ مجبوراً ان کے نزدیک چلا آیا، نہ جانے وہ کیوں اب کھچا کھچا رہنے لگا تھا؟

کیسے ہو تم دونوں؟''

وہ کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

ہم ٹھیک ہیں، فائقہ کیسی ہے؟ تم اسے ہوسٹل چھوڑ آئے؟ ماحول کیسا تھا وہاں کا؟'' جبریل نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر دئے۔

بریک بھی لگا لو بھائی! اور فائقہ کی فکر مت کرو، وہ بالکل ٹھیک ہے، میں نے اسے ہوسٹل نہیں چھوڑا ہے، پروڈیوسر کے گھر پر ہی رکی ہے۔'' اس نے بے نیازی سے کہا:

واٹ؟؟؟؟ تمہارا دماغ خراب ہے؟ تم نے فائقہ کو اکیلے پروڈیوسر کے گھر پر کیسے چھوڑ دیا؟''

روحان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا، البتہ جبریل کو اس سے اسی قسم کی توقع تھی۔

کم آن یار! وہ اکیلی نہیں ہے، وہاں اور بھی لڑکیاں ہیں اور میری پروڈیوسر سے بات ہوئی تھی وہ اچھا انسان ہے اور میرا جاننے والا ہے۔''

اس نے جواز پیش کیا جو ان دونوں کو انتہائی بھونڈا لگا۔

کیا تم واقعی اس سے محبت کرتے بھی ہو آریان؟'' جبریل نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے تاسف سے پوچھا:

تم پاگل ہو گئے ہو؟ ظاہر ہے، کرتا ہوں اسی لئے اس کا اتنا ساتھ دے رہا ہوں، ورنہ کون سا منگیتر ایسا کرتا ہے؟''

میں بھی تو یہی پوچھ رہا ہوں، کونسا منگیتر ایسا کرتا ہے؟'' جبریل نے طنز بھرے لہجے میں کہا:

دیکھو، مجھے اس پر مکمل یقین ہے۔''

تمہیں اس پر یقین ہوگا لیکن ہمیں معاشرے پر یقین نہیں ہے آریان! سمجھنے کی کوشش کرو، یہ انڈسٹری ویسی نہیں ہے جیسی دکھائی دیتی ہے۔'' روحان نے درمیان سے بات کاٹتے ہوئے کہا:

اب کی بار اس نے بے زاری سے ان دونوں کی طرف دیکھا اور بولا:

میں اس سے ان ٹچ ہوں، کوئی مسئلہ ہوا تو وہ مجھے بتا دے گی اور میں فوراً اسے واپس لے

آؤں گا۔"

واہ؟ کچھ ہونے کے بعد وہ تمہیں بتائے گی؟" جبریل کا دل کیا کہ وہ اس کے منہ پر تھپڑ رسید کرے تا کہ اس کی عقل ٹھکانے آجائے۔

دیکھو آریان! وہ تو بے وقوف ہے، شہرت کا شوق اس کے سر پر سوار ہو گیا ہے لیکن تم تو عقل رکھتے ہو نا؟ تم اسے سمجھانے کے بجائے مزید شہ دے رہے ہو؟" روحان اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم رکھتے ہوئے بولا: اس کے اور آریان کے درمیان جبریل جتنی بے تکلفی نہیں تھی۔

ٹھیک ہے، میں اس سے بات کروں گا۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی جان چھڑائی اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ دونوں اسے کیفے ٹیریا سے باہر نکلتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

یاد رکھنا روحان! فائقہ کو سب سے پہلے یہی چھوڑ کر جائے گا۔" جبریل کی بات پر اس نے گردن گھما کر اس کے بے تاثر چہرے کی طرف دیکھا اور دل ہی دل میں فائقہ کی سلامتی کی دعا کی۔

☆☆☆☆☆

جیف نے پورچ میں گاڑی پارک کی اور دروازہ کھول کر باہر نکلا، وہ اس کی منتظر تھی، اسے باہر نکلتا دیکھ کر گاڑی کے نزدیک آئی، ابتدائی ہیلو ہائے کے بعد وہ اس کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہونے لگا۔

راہداری سے گزر کر ایک کھلا صحن تھا جہاں نفیس سا قالین بچھا ہوا تھا اور گرے رنگ کے شیڈ ڈ صوفے رکھے تھے، صوفوں کے درمیان شیشے کی گول میز رکھی تھی جس پر نازک سا گلدان سجا ہوا تھا، گلدان میں تازہ لونڈر کے تازے پھول مہک رہے تھے، ان پھولوں کی مہک اسے

اپنی سانس کے ساتھ اندر داخل ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

صحن سے منسلک ہی اوپن کچن تھا، بکھرے ہوئے سامان کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اس کے آنے سے پہلے بیکنگ کر رہی تھی۔

اس نے پہلی بار مرینہ کے گھر پر اتنی تفصیلی نگاہ ڈالی تھی۔

تم بیٹھو میں بس دو منٹ میں آئی۔'' یہ کہہ کر وہ کچن کی طرف بڑھی۔

کچھ دیر بعد وہ ٹرے میں کافی اور براؤنیز کے کچھ پیس سجائے اس کی طرف بڑھی، میز پر ٹرے رکھنے کے بعد اس نے کھانے کی پیشکش کی۔

اس کی ضرورت نہیں تھی، پہلے ہی میں نے تمہیں اتنی رات کو زحمت دی۔'' وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولا:

ایسی کوئی بات نہیں ہے، مجھے اچھا لگا کہ تم آئے، بھائی کو میری بیکنگ بہت پسند تھی، وہ مجھ سے فرمائشیں کر کے چیزیں بنوایا کرتے تھے۔'' وہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ بولی: جیف اس کی اداسی کو دل سے محسوس کر سکتا تھا، جب کوئی اپنا بچھڑ جائے تو انسان بھری دنیا میں بھی تنہا رہ جاتا ہے۔

لونڈر؟ تمہیں لونڈر پسند ہے؟'' اس نے موضوع کا رخ موڑنا چاہا۔

لونڈر بھائی کا پسندیدہ پھول تھا، مجھے تو گلاب پسند ہیں۔'' وہ دھیمے سے مسکرائی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ مرینہ کی اداسی کیسے دور کرے؟ اسی کے ساتھ اس نے براؤنیز کا ٹکڑا توڑ کر منہ میں رکھا۔

واؤ! یہ بہت مزے دار ہیں۔''

واقعی؟'' مرینہ کی اداس آنکھوں میں ایک چمک سی ابھری۔

ہاں واقعی! بہت نرم ہیں، منہ میں رکھتے ہی گھل رہے ہیں۔'' وہ تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا، اسی کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے گریس کے بنائے ہوئے براؤنیز آئے جو اس نے پچھلے ہفتے بمشکل نگلے تھے، وہ آج تک نہیں سمجھ پایا تھا کہ کیا وہ واقعی براؤنیز تھے یا پھر بسکٹس؟

اگلی بار میں تمہارے لئے کوکیز بناؤں گی۔'' اس نے پر جوش لہجے میں کہا:

ضرور! مجھے خوشی ہوگی۔'' جیف دھیمے سے مسکرا دیا۔

یہ لو ایک اور لو!'' مرینہ نے اس کی پلیٹ میں ایک اور ٹکڑا ڈالا، وہ منع نہیں کر سکا، اس نے کافی عرصے بعد اتنے مزیدار براؤنیز کھائے تھے۔

تم مجھ سے کچھ بات کرنا چاہتے تھے؟'' بالآخر وہ مدعے کی طرف بڑھی۔

ہاں۔۔۔۔دراصل آج میں بہت الجھا ہوا محسوس کر رہا تھا، سچ کہوں تو۔۔۔۔جب سے میں ان پہیلیوں کو سلجھانے نکلا ہوں تب سے میرا دماغ الجھ کر رہ گیا ہے۔'' وہ سانس لینے کو رکا:

جیسے ایک پزل ہوتا ہے، ایک کے بعد ایک سرا ملتا جاتا ہے اور آخر میں تصویر مکمل ہو جاتی ہے لیکن مجھے پزل کے جو بھی سرے مل رہے ہیں وہ ایک نئی تصویر بنا رہے ہیں، پزل کا ہر ٹکڑا جواب ہونے کے بجائے ایک نیا سوال بن جاتا ہے۔'' وہ سر جھکائے بول رہا تھا۔

میں سمجھ سکتی ہوں، یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے اور تم اس چیز کا بوجھ اپنے اوپر مت لو، تم لوگوں کی کوشش ہی میرے لئے کافی ہے۔'' وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ بولی:

مجھے معاف کرنا مرینہ! میں نے کبھی اپنے اطراف ہونے والی چیزوں پر غور نہیں کیا، کبھی

معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی کہ میں جن لوگوں کے ساتھ کام کر رہا ہوں وہ صحیح ہیں بھی یا نہیں؟''

ڈیزی کی موت کے بات سے اسے اپنے دل پر ڈھیروں بوجھ محسوس ہونے لگا تھا، اسے لگتا تھا کہ کہیں نہ کہیں وہ بھی اس غلط سسٹم کا حصہ ہے، آج وہ اپنے اس بوجھ کا اعتراف اس کی بہن کے سامنے کر رہا تھا، کبھی کبھی دل کے بوجھ کو باہر نکال دینے سے انسان پرسکون ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی اپنی غلطیوں کا اعتراف بھی انسان کو سکون پہنچا دیتا ہے۔

جیف! تم ایک عظیم انسان ہو، اپنی عظمت کو اتنا چھوٹا مت سمجھو، مجھے تم پر اور خدا کی ذات پر پورا یقین ہے، دیکھنا وہ تمہیں سچائی تک خود لے کر جائے گا۔'' اس نے نرمی سے اپنا ہاتھ اس کے جھکے ہوئے کندھے پر رکھا۔

وہ ویڈیو جسے دیکھ کر ڈیزی کھوج میں پڑا تھا، وہ ہمیں مل چکی ہے لیکن اس ویڈیو میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ اسے قتل کیا جاتا، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اسے کیوں قتل کیا گیا اور وہ شخص کون ہے جو اس راز کو چھپانا چاہتا تھا؟''

اس سوال پر وہ بھی سوچ میں پڑ گئی!

تم مجھے وہ ویڈیو دکھا سکتے ہو؟''

ہاں ضرور!''

اسی کے ساتھ اس نے اپنے بیگ سے لیپ ٹاپ نکالا، چند سیکنڈز بعد وہ ویڈیو اسکرین پر پلے ہو چکی تھی، اسے دیکھنے کے بعد مارتھا بھی کچھ سمجھ نہیں پائی اور سوالیہ نگاہوں سے جیف کی طرف دیکھنے لگی۔

پہلی بار اس ویڈیو کو دیکھ کر تمہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گا، یہ ایک نارمل ریکارڈنگ لگ رہی

ہے، اسی لئے تو میں حیران ہوں کہ ڈیزی کو کسی بھی بات کا کیسے اندازہ ہوا؟ اس سے تو ایک ہی بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کی نظر میں دفاعی ادارے پہلے سے ہی مشکوک تھے۔'' جیف کی اس بات پر مرینہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:

کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ ویڈیو کس بارے میں ہے؟''

اس نے تفصیل سے مرینہ کو یہ ویڈیو سمجھائی۔

اور اس تنظیم کا نام IRGC ہے، یہ ریکارڈنگ اسی دن کی ہے جس دن ان کی بیس پر حملہ ہوا تھا۔''

تمام تفصیلات سننے کے بعد اس نے سر اٹھایا:

جیف! مجھے لگتا ہے کہ بھائی مجھے جو ویڈیو دکھانا چاہتے تھے وہ یہ نہیں تھی۔''

کیا مطلب؟'' وہ چونکا!

بھائی مجھے اچھی طرح جانتے ہیں، انہیں معلوم تھا کہ مجھے یہ ویڈیو کبھی سمجھ نہیں آئے گی اور میں ان کی بات کا یقین نہیں کروں گی، اگر یہ ریکارڈنگ اسی دن کی ہے جس دن IRGC پر حملہ ہوا تو یقینا بھائی کے ہاتھ اس سے متعلق کوئی ثبوت لگ گیا تھا اور ہماری ملٹری میں کوئی ایسا شخص ہے جو یہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات دنیا کے سامنے آئے کہ امریکہ ان جنگوں کے پیچھے ہے۔''

اس بات پر اس کے دماغ کی بتی روشن ہوگئی۔

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو اور سوال یہ ہے کہ آخر وہ شخص کون ہے جو نہیں چاہتا کہ یہ بات دنیا کے سامنے آئے؟ اور وہ ان جنگوں کو مسلسل جاری کیوں رکھنا چاہتا ہے؟''

اور اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لئے تمہیں یہ پتہ لگانا ہوگا کہ آخر اس سب سے ''فائدہ'' کس کو پہنچ رہا ہے؟'' مرینہ کی بات اس کے دماغ میں کلک ہوئی اور باقی بتیاں بھی روشن ہونے لگیں۔

تمہارا بہت شکریہ مرینہ! تم نے مجھے سوچنے کے لئے ایک بہترین پوائنٹ بتایا ہے، یہاں آنے سے پہلے میرا دماغ الجھا ہوا تھا، جیسے کبھی کبھی رائٹر بلاک ہوتا ہے اور انسان کچھ لکھ نہیں پاتا ویسے شاید Thinking بھی بلاک ہوتی ہے جس میں انسان کچھ سوچ نہیں پا رہا ہوتا ہے۔''

جیف کی اس بات پر وہ زور سے ہنسی۔

ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے، یہ تم نے خود ایجاد کیا ہے۔''

اس کے یوں ہنسنے پر وہ جھینپ گیا، کچھ دیر بعد اس نے کافی کا آخری گھونٹ بھی ختم کر لیا اور جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا، رات کافی ہو چکی تھی۔

میں اب چلتا ہوں۔''

مرینہ بھی اسے گڈ بائے کہنے کے لئے کھڑی ہوگئی۔

مجھے خوشی ہوئی کہ میں تمہارے کام آسکی۔''

وہاں سے لوٹتے ہوئے وہ کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا، اب اسے صبح کا بے صبری سے انتظار تھا تاکہ وہ باقیوں کے ساتھ مل کر اپنا اگلا لائحہ عمل تشکیل دے سکے۔

☆☆☆☆☆

واشنگٹن پر آج کی صبح کافی خوبصورت طلوع ہوئی تھی، کارنر بڑے خوشگوار موڈ کے ساتھ

مارتھا کے کیبن میں داخل ہوا۔

گڈ مارننگ ڈارلنگ!''

اس اچانک افتاد پر اس نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا۔

اوہ کارنر تم! ڈرا دیا۔''

کہاں کھوئی رہتی ہو آج کل؟ دیکھ رہا ہوں کہ کام میں دلچسپی نہیں لے رہی ہو؟''

اس سوال پر وہ سٹپٹائی!

ایسی کوئی بات نہیں ہے، بس طبیعت کچھ بہتر نہیں ہے۔''

کارنر نے بغور اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

اگر ایسی کوئی بات تھی تو چھٹی لے لیتیں۔''

نہیں! اٹس اوکے! کام کافی جمع ہو جائے گا۔''

کارنر اب کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا، شاید وہ بات کرنے کے موڈ میں تھا۔

تمہاری جیف سے ملاقات ہوئی؟ کسی کام آیا وہ تمہارے یا نہیں؟''

نہیں! میں نے اسے ایک سوچ دے دی ہے، مجھے پورا یقین ہے کہ جلد وہ ہمارے لئے کارآمد ثابت ہونے والا ہے۔''

وہ اب کارنر کو کیا بتاتی کہ جیف اس کے لئے کس قدر کارآمد ثابت ہوا ہے؟ جیف کی بدولت وہ آج اس قدر امیر ہوگئی تھی کہ اسے اب آئی بی سی کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

میرا خیال ہے کہ امریکن ملٹری کے خلاف جو ثبوت ہمارے پاس موجود ہے اسے پبلش کر دیتے ہیں، ذرا ریٹنگ تو بڑھے چینل کی؟'' ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کارنر کو جیف سے کسی قسم

کی توقع نہیں ہے۔

اتنی جلدی کیا ہے؟ ابھی ہمارے پاس ادھوری کہانی ہے، تم جانتے تو ہو کہ جب تک مکمل کہانی معلوم نہ ہو تب تک آڈیئنس زیادہ دیر تک کنیکٹ نہیں رہ پاتی ہے اور اگر اس پر اچھا رسپونس نہیں آیا تو ہم پھنس جائیں گے، ڈی آئی یا سی آئی اے کو ہمارے کاموں کی بھنک پڑ گئی تو ہم دونوں جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔'' اب کی بار اس نے کارنر کو دبے لفظوں میں ڈرانے کی کوشش کی، وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ کارنر ایک سینئر صحافی ہے لیکن اندر سے اتنا ہی ڈرپوک ہے۔

ٹھیک کہہ رہی ہو، چلو تم کام کرو، شام میں ملاقات ہوتی ہے۔'' یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا، اس کے جانے کے بعد مارتھا نے سکون کا سانس لیا اور اپنی کنپٹی سہلانے لگی۔

وہ ویڈیو جو اس نے جیف سے چرائی تھی، اسے اس جاسوس کے ہاتھ بیچ دیا تھا، اس کے بدلے میں اسے جتنی بڑی رقم وصول ہوئی تھی وہ اس پر اب تک یقین نہیں کر پا رہی تھی، اب اسے کارنر یا اس چینل کی ریٹنگ سے کوئی سروکار نہیں تھا، اس کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا جو اس سب سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔

☆☆☆☆☆

رات وہ مارتھا کے گھر سے لوٹنے کے بعد پرسکون نیند سویا تھا، اس کا الجھا دماغ کافی حد تک سلجھ گیا تھا لیکن صبح ہی صبح ڈی آئی کی بلڈنگ میں داخل ہوتے ہی اسے خطرے کی بو آتی محسوس ہوئی، ہر طرف معمول سے زیادہ چہل پہل تھی، فوج کی بھاری نفری تعینات تھی اور سیکیورٹی کا انتظام عام دنوں سے کہیں زیادہ سخت تھا۔ لفٹ کے گلاس ڈور سے وہ دیکھ سکتا تھا کہ ہر طرف افراتفری کا ماحول ہے۔

اسے یقین ہو گیا تھا کہ آج کوئی خاص شخصیت ڈی آئی میں تشریف لا رہی ہے، لفٹ سے نکل کر وہ اپنے آفس میں داخل ہوا جہاں وہ تینوں اس کے منتظر تھے۔

خیریت! آج کوئی خاص مہمان تشریف لا رہے ہیں؟''

اس کے سوال کا جواب مائیک نے دیا، جس کے چہرے پر بارہ بجے ہوئے تھے۔

سی آئی اے کے ڈائریکٹر ولیم کنگ ہسپل (William King Haspel) تشریف لا رہے ہیں۔''

تو اس میں اتنی پریشانی کی کیا بات ہے؟ کون سا وہ پہلی بار آ رہے ہیں، ہو گی کوئی آفیشل میٹنگ؟'' وہ بے نیازی سے بولا:

کیونکہ وہ ''ہم'' سے خصوصی ملاقات کے لئے آ رہے ہیں۔'' اب کی بار گریس نے جواب دیا:

کیا؟'' وہ اپنی جگہ چکرا گیا، ساری بے نیازی ہوا ہو چکی تھی!

جی بالکل! اور تم کہاں تھے؟'' گریس نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا:

یہ باتیں ہم بعد میں کریں گے، پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کیوں آ رہے ہیں؟'' وہ اس وقت گریس کے غصے سے بچنا چاہتا تھا، ورنہ وہ ایک بار پھر اس کی نیند کو کوسنا شروع ہو جاتی۔

مجھے تو شدید فکر لاحق ہو رہی ہے، کہیں سی آئی اے کو ہمارے کاموں کی بھنک تو نہیں پڑ گئی؟ اگر ایسا ہے تو اب ہم کیا کریں گے؟ وہ خاص طور پر ہم سے ملنے آ رہے ہیں'' مائیک روہانسا ہو گیا۔

فکر تو مجھے بھی ہو رہی ہے، ڈائریکٹر خاص طور پر ہم سے ملنے کبھی نہیں آئے، یقیناً کوئی بڑی

بات ہے۔'' وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولی:

یہ تو اب جا کر ہی پتہ چلے گا۔'' جیف نے ایک گہری سانس لی اور اپنی کرسی کھینچ کر کمپیوٹر اسکرین کے سامنے بیٹھ گیا۔

کچھ دیر بعد انہیں میٹنگ روم میں بلایا گیا جو تیسرے فلور پر تھا، دھڑکتے دل کے ساتھ وہ چاروں اندر داخل ہوئے، یہ ایک وسیع کمرہ تھا جس کے درمیان بڑی سی گول میز رکھی تھی، گول میز کے چاروں اطراف آرام دہ کرسیاں لگی ہوئی تھیں، سامنے دیوار پر ایک صلیبی نشان بنا ہوا تھا جس کے ساتھ ہی امریکہ کا جھنڈا فضا میں لہرا رہا تھا۔

میٹنگ روم سینئر افسران سے بھرا ہوا تھا، انہی میں سے ایک کرسی پر سی آئی اے کے ڈائریکٹر William King براجمان تھے، کمرے کی سیکیوریٹی انتہائی سخت تھی، چاروں طرف گارڈز تعیات تھے، سننے میں آیا تھا کہ ولیم کنگ کی جان کو خطرہ ہے۔

وہ سانس روکے اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے، میٹنگ کا آغاز ہوا اور ولیم براہ راست ان سے مخاطب ہوا:

مسٹر جیف! یہ میٹنگ آپ کے بنائے ہوئے سسٹم Combat کے بارے میں ہے۔'' یہ سنتے ہی ان سب کی سانسیں بحال ہوئیں، صد شکر کہ جیسا وہ سوچ رہے تھے ویسا کچھ نہیں تھا۔

آپ اس کا متبادل سسٹم بنا رہے ہیں لیکن ہمیں یہ جاننا ہے کہ اتنی پرفیکٹ کیلکولیشنز کے باوجود ہمارے دشمنوں نے کیسے کامبیٹ کو ہیک کر لیا؟ اس سے آپ اور آپ کی ٹیم کے کام پر سوال اٹھتا دکھائی دیتا ہے۔'' وہ دوٹوک انداز میں بول رہا تھا، اس کی آواز بھاری اور لہجہ رعب دار تھا جو سامنے بیٹھے کسی بھی شخص پر دباؤ ڈالنے کے لئے کافی تھا۔

سر! ہماری طرف سے کوتاہی کا کوئی چانس نہیں تھا، ہم حیران ہیں کہ شاید کسی کے پاس ہم

سے بھی زیادہ ایڈوانس ٹیکنالوجی موجود ہے۔''

جیف نے بظاہر لہجے کو مضبوط رکھتے ہوئے جواب دیا: یہ جیمز نہیں تھا جس پر وہ طنز بھی کر لیتے، یہ ولیم کنگ تھا جس کے سامنے بڑے بڑے افسران ڈھیر ہو جاتے تھے۔

ہم سے زیادہ ایڈوانس ٹیکنالوجی کسی کے پاس ہے ہی کیوں؟ اگر ایسی بات ہے تو ہمیں وہ ٹیکنالوجی چاہئے، ہماری انٹیلی جینس اور ہمارے ہتھیار دنیا کے نمبر 1 ہونے چاہئیں تا کہ کوئی یونائیٹڈ اسٹیٹس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔'' وہ متکبرانہ لہجے میں گردن اکڑا کر بولا:

جی سر! ہماری کوشش ہے کہ اس بار کوئی کوتاہی نہ ہو۔'' اس نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا:

جیف! کیا تمہیں کسی پر شک ہے؟ تحقیق کے دوران کوئی آئی پی ایڈرس معلوم ہو سکا تھا؟''

ولیم نے اگلا سوال پوچھا:

نہیں سر! ہم نے وائرس کو ڈیٹیکٹ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا آئی پی ایڈرس ہر پل تبدیل ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے لوکیشن ٹریس کرنے کا کوئی آپشن نہیں ہے، زیادہ کوشش کرنے پر ہمارا اپنا ڈیٹا ان کے ہاتھ لگ سکتا ہے۔'' اب کی بار مائیک نے جواب دیا:

ٹھیک ہے! لیکن مجھے کامبیٹ کا صرف متبادل ہی نہیں چاہئے، مجھے اس دشمن تک بھی پہنچنا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس سب کے پیچھے رشیا ہے۔'' ولیم دیوار پر لگے صلیبی نشان کو بغور دیکھتے ہوئے بولا:

ولیم کی اس بات پر اس کے ذہن میں مارتھا کی کہی باتیں گھومنے لگیں، اس کا شک بھی تو رشیا پر تھا لیکن پھر وہ عرب سپاہی کون تھا؟ کیا رشیا مڈل ایسٹ کے ممالک کو اندر ہی اندر سپورٹ کر رہا ہے؟

لیکن سر! آپ کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے؟ تا کہ ہم کوئی ایکشن لے سکیں۔''
ایک اور آفیسر نے پوچھا جو جیف کے برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا اور ڈی آئی میں سینئر تھا۔

ثبوت ڈھونڈ نا میرا کام نہیں ہے، میں نے اپنا اندازہ بتا دیا ہے، اسے ثابت کرنا تم لوگوں کا کام ہے۔'' ولیم نے کاٹ دار لہجے میں کہا جس پر ان لوگوں نے سر جھکا لیا۔

اسے اپنی ٹانگیں سرد ہوتی محسوس ہوئیں، میٹنگ ختم ہو چکی تھی، لفٹ سے بیسمنٹ پہنچنے تک ان کے درمیان ایک لفظ کا بھی تبادلہ نہیں ہوا۔

اپنے آفس پہنچ کر مائیک نے دروازہ لاک کیا اور قریب آتے ہوئے بولا:

یہ بندہ بہت خطرناک ہے جیف!''

صرف یہ نہیں بلکہ پوری ایجنسی ایسے خطرناک لوگوں سے بھری پڑی ہے اور ہم ان لوگوں کی ناک کے نیچے اپنی ہی قبر کھود رہے ہیں۔'' گریس سہمے ہوئے لہجے میں بولی:

اسے ہم سے کچھ زیادہ ہی امیدیں وابستہ ہیں، میرا تو دل ہول رہا ہے!'' آرتھر نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

ان لوگوں کو ہمارے کام پر شک ہے، حالانکہ یہ ان کے اپنے ایمپلائیز کی غفلت ہے، میں تو حیران ہوں کہ ڈیفنس انٹیلی جینس اب تک دشمن کا پتہ لگانے سے کیوں قاصر ہے؟'' مائیک حیرت سے پوچھ رہا تھا:

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں، ایسا ممکن تو نہیں کہ سسٹم ہیک ہو جائے اور ہیکر کا پتہ بھی نہ چل سکے، آخر سی آئی اے کوئی چھوٹا ادارہ تو نہیں ہے۔''

گائیز ریلیکس!'' ان تینوں نے گردن گھما کر جیف کی طرف دیکھا جو پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔

تمہیں خوف نہیں آرہا؟'' مائیک کو جیسے دھچکا لگا!

نہیں! میں نے خوف زدہ ہونا چھوڑ دیا ہے، جب تک ہم ڈرتے رہیں گے تب تک ان کے غلام رہیں گے۔'' جیف کی بات پر وہ تینوں متفق دکھائی دیے۔

اب غور سے سنو! میرے پاس ایک منصوبہ ہے جسے کل رات ہی میں نے تشکیل دیا ہے۔''

کیسا منصوبہ؟'' گریس چونکی!

جو ویڈیو ہمیں ڈیزی کی فائل سے ملی تھی وہ ادھوری ہے، اسے دیکھ کر کوئی عام آدمی کسی قسم کا اندازہ نہیں لگا سکتا ہے لیکن اگر ہمیں یہ جاننا ہے کہ اصل کہانی کیا ہے تو اس سپر کمپیوٹر میں گھسنا ہوگا جس کے ذریعے کنٹرول روم آپریٹ کیا جا رہا ہے۔''

واٹ؟'' مائیک اپنی جگہ سے اچھلا!

یہ کیسے ممکن ہے؟'' آرتھر کو اس کی دماغی حالت پر شک ہونے لگا۔

تم لوگ کیوں بھول جاتے ہو کہ ہم ڈی آئی کے سافٹ ویئر انجینئر ہیں، ہمارے پاس ہر چیز میں گھسنے کا راستہ موجود ہے۔'' جیف کی بات پر مائیک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:

یہ Spyware کی مدد سے ممکن ہوسکتا ہے، یہ ایک ایسی کوڈنگ ہے جس کی تشخیص کرنا یا اسے پکڑنا اتنا آسان نہیں ہے، میں یہ کر سکتا ہوں۔''

لیکن یہ بہت خطرناک ہے، سپر کمپیوٹر ڈی آئی کے کنٹرول روم سے آپریٹ ہوتا ہے جہاں تجربے کار افسران کام کر رہے ہیں، اگر کسی کو علم ہوگیا تو؟'' گریس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا!

نہیں ہوگا! میرے پاس اس کا بھی حل موجود ہے۔'' جیف نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا:

وہ کیا ہے؟'' ان تینوں نے بیک وقت پوچھا:

اگلے ہی لمحے اس نے اپنا بنایا ہوا لائحہ عمل ان کے گوشِ گزار کیا جسے سننے کے بعد ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ٹھیک ہے، ہم تیار ہیں۔''

یہ ہوئی نا بات!'' جیف اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔

شطرنج کا یہ کھیل مزید خطرناک ہوتا جا رہا تھا لیکن اس کھیل میں آگے بڑھتے ہوئے انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ:

اس کھیل میں تعینِ مراتب ہے ضروری
شاطر کی عنایت سے تو فرزیں، میں پیادہ

بے چارہ پیادہ تو ہے ایک مہرۂ ناچیز
فرزیں سے بھی پوشیدہ ہے شاطر کا ارادہ

☆☆☆☆☆